جہانِ معلوم
افتخار عارف

مہر دو نیم سے افتخار عارف کی فوری شہرت کا دائرہ اتنا وسیع ہو گیا کہ معلوم ہونے لگا تھا یہی وہ شاعری ہے جو اس وقت خاص و عام طلب کر رہے ہیں اور ادب کے بازار میں اسی کی مانگ ہے۔ اسی وجہ سے یہ اندیشہ بھی ہونے لگا تھا کہ کہیں یہ اسی قسم کی شاعری تو نہیں ہے جس کا لب ولہجہ اچانک منظر پر چھا جاتا ہے اور جو اپنے نئے پن کی وجہ سے سب کو اچھی معلوم ہونے لگتی ہے، پھر وقت گزرنے کے ساتھ غیر دلچسپ اور معمولی ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ اسی انداز میں بہت سے لوگ کہنے لگتے ہیں لیکن افتخار عارف کی شاعری کا یہ انداز نہیں کیوں کہ اگر چہ اس شاعری کی نقل بہت کی گئی لیکن ''نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب'' اس میں ایک تو تراکیب سے حسن اور معنویت پیدا ہوئی ہے اور ظاہر ہے تراکیب بازار کی عام پسند کا مال نہیں ہوتیں۔ ''فغان قافلۂ بے نوا'' قسم کی ترکیبوں کو سمجھنے اور ان سے لطف اندوز ہونے کے لیے اعلیٰ قسم کے ادبی ذوق کی ضرورت ہے، لیکن بہر حال ان کی ندرت کی وجہ وہ لوگ بھی ان سے لطف لیتے ہیں جن کا ذوق اتنا اعلیٰ نہیں ہوتا۔

عارف کی شاعری کی کامیابی کا دوسرا اور قوی تر سبب اس کے موضوعات اور اس کا لب ولہجہ ہے۔ ان موضوعات کو افتخار عارف ہلکے رمزیہ اشاروں اور لطیف کنایوں میں اسی طرح برتتے ہیں کہ بعض سامنے کے موضوعات میں بھی حسن اور تازگی پیدا ہو جاتی ہے اور سننے والے ''ہل من مزید'' کہنے لگتے ہیں۔ مجھے بھی ''ہل من مزید'' کہنے والوں میں شمار کیجیے۔

نیّر مسعود

عصر جدید کے شاعروں میں جو نام بہت ابھر کر سامنے آئے ہیں ان میں افتخار عارف کا نام سر فہرست ہے۔ ان کی شاعری عصری ہونے کے ساتھ کلاسیکی روایت سے بھی جڑی ہوئی ہے۔ اس عہد کے بعض لکھنے والوں کو پڑھ کر ان پر فارسی اور عربی شاعر کا دھوکہ ہوتا ہے مگر افتخار عارف کو پڑھ کر افتخار ہی ذہن میں آتے ہیں کوئی دوسرا شاعر نہیں۔ انھیں اردو شاعری کا خوش آئند مستقبل کہا جا سکتا ہے۔ خدا ان کی عمر دراز کرے۔

اختر الایمان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہانِ معلوم

Marfat.com

جہانِ معلوم

افتخار عارف

پورب اکادمی، اسلام آباد

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

طبع اول: (پورب اکادمی ایڈیشن) اکتوبر ۲۰۱۳ء
سرِ ورق: حنیف رامے
پس ورق: اقبال مہدی
خطاطی: قاری احمد رضا (آفاقی رقم)
ناشر: پورب اکادمی، اسلام آباد
فون: 051-2317092
ای میل: poorab_academy@yahoo.com

Jahan-e-Maaloom
by : Iftikhar Arif
published by : Poorab Academy, Islamabad, Pakistan

Marfat.com

انتساب

اپنی بیٹی گیتی، اُن کے دولہا کامران اور اُن کے بچّوں
اظہر اور زینب کے لیے

Marfat.com

قِيمَةُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُحْسِنُهُ

(ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے جو اس شخص میں ہے)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

Marfat.com

ترتیب

۱	[illegible]	۱
۲	فاذکرونی اذکرکم	۳
۳	مدحتِ شاہِ محشر پہ مقرر رکھتا	۵
۴	مدینے کی طرف جاتے ہوئے گھبرا رہا تھا	۷
۵	عہدِ میثاقِ ازل خلق میں دہراتا کون	۹
۶	مدینہ و نجف و کربلا میں رہتا ہے	۱۱
۷	سبیل ہے اور مرثیہ ہے اور روشنی ہے	۱۳
۸	تعارف	۱۵
۹	هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ	۱۶
۱۰	کربلا کی خاک پر کیا آدمی سجدے میں ہے ([illegible])	۱۸
۱۱	میانِ تیغ و سناں ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ([illegible])	۲۰
۱۲	ذکرِ مظلومؑ کو انعام میں رکھا گیا ہے (۴)	۲۲
۱۳	حسینؑ! تم نہیں رہے تمہارا گھر نہیں رہا (۴)	۲۴
۱۴	کوچ	۲۶
۱۵	ستاروں سے بھرا یہ آسماں کیسا لگے گا	۲۸
۱۶	ہمیں خبر تھی کہ یہ صداب تھمے گا نہیں	۳۰
۱۷	بکھر جائیں گے ہم کیا جب تماشا ختم ہوگا	۳۲
۱۸	یہ بستیاں ہیں کہ مقتل دعا کیے جائیں	۳۴
۱۹	یہ نقش ہم جو سرِ لوحِ جاں بناتے ہیں	۳۶

Marfat.com

۲۰	دل کو دیوار کریں ، صبر سے وحشت کریں ہم	۳۹
۲۱	خواب دیرینہ سے رخصت کا سبب پوچھتے ہیں	۴۱
۲۲	ہم اپنے رفتگاں کو یاد رکھنا چاہتے ہیں	۴۳
۲۳	حدودِ جاں سے پرے جا رہا ہے اور طرف	۴۵
۲۴	آسمانوں پر نظر کر انجم و مہتاب دیکھ	۴۷
۲۵	ہم نہ ہوئے تو کوئی افق مہتاب نہیں دیکھے گا	۴۹
۲۶	مقدر ہو چکا ہے بے در و دیوار رہنا	۵۱
۲۷	کوئی مژدہ نہ بشارت نہ دعا چاہتی ہے	۵۳
۲۸	فضا میں وحشت سنگ و سناں کے ہوتے ہوئے	۵۵
۲۹	ستارہ وار جلے پھر بجھا دیے گئے ہم	۵۹
۳۰	تارِ شبنم کی طرح ، صورتِ خس ٹوٹتی ہے	۶۱
۳۱	اب اس میں کاوش کوئی نہ کچھ اہتمام میرا	۶۳
۳۲	ستمبر ! راستہ دے	۶۵
۳۳	یوں تو نہیں کہ دل میں اب کوئی نئی دعا نہیں	۶۷
۳۴	ایک کہانی بہت پرانی	۶۹
۳۵	خوف کے سیلِ مسلسل سے نکالے مجھے کوئی	۷۱
۳۶	دلوں کو جوڑتی ہے ، سلسلہ بناتی ہے	۷۲
۳۷	شبِ شعر میں ہنر آشکارا مرا بھی ہو	۷۳
۳۸	قائدؒ کے حضور	۷۵
۳۹	ہو کے دنیا میں بھی دنیا سے رہا اور طرف	۷۷
۴۰	دوست کیا خود کو بھی پرسش کی اجازت نہیں دی	۷۹

Marfat.com

۴۱ کوئی سبب ہے جو تاریک شب ہوئی ہے میاں ۸۱
۴۲ یقین سے یادوں کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا ۸۳
۴۳ معیارِ شرف حلقۂ اربابِ ہنر میں ۸۵
۴۴ یہ کیا کہ خاک ہوئے ہم جہاں وہیں کے نہیں ۸۷
۴۵ کچھ بھی نہیں کہیں نہیں خواب کے اختیار میں ۸۹
۴۶ نذرِ اقبالؒ ۹۱
۴۷ ملے گی دادِ فغاں کیا ہمیں نہیں معلوم ۹۳
۴۸ زمانہ خوش کہاں ہے سب سے بے نیاز کر کے بھی ۹۵
۴۹ محاذِ خیبر پہ جب فتح کا منظر کھلا تھا ۹۷
۵۰ غالب کے دو مصرعے ۹۹
۵۱ یہ جو گرتی ہوئی دیوار سنبھالے ہوئے ہیں ۱۰۱
۵۲ کیا خزانہ تھا کہ چھوڑ آئے ہیں اغیار کے پاس ۱۰۳
۵۳ امانتِ نورِ حق کے سینوں میں ہے وہ حرفِ یقیں لکھیں گے ۱۰۵
۵۴ کچھ دیر پہلے نیند سے ۱۰۷
۵۵ روشن دل والوں کے نام ۱۰۹
۵۶ جبینوں کو بصد تسلیم خم دیکھا گیا ہے ۱۱۱
۵۷ مقام شکر کہ عنوانِ گفتگو ہوئے ہم ۱۱۳
۵۸ سلامی (چند سرپھرے جوانوں کے لیے) ۱۱۵
۵۹ جمال احسانی کی یاد میں ۱۱۷
۶۰ حجرۂ جاں میں باغ کی جانب ایک نیا در باز کیا ۱۱۹
۶۱ فارسی طرزا ۱۲۱

Marfat.com

۶۲	فغانِ کشمیر	۱۲۳
۶۳	شہر آشوب	۱۲۵
۶۴	سہرا	۱۲۷
۶۵	بدگمانی میں کبھی گاہ خوش اندیشی میں	۱۲۹
۶۶	شورشِ خلق کو ہنگامۂ عامی نہ سمجھ	۱۳۰
۶۷	بطرزِ مختلف اک نعت لکھنا چاہتا ہوں	۱۳۱
۶۸	جو میں نہیں کرسکا مرے ہم قلم کریں گے	۱۳۳
۶۹	بلالؓ و ابوذرؓ و سلمانؓ کے آقا ادھر بھی	۱۳۵
۷۰	دلوں کے ساتھ جبینیں جو خم نہیں کرتے	۱۳۷
۷۱	نصرٌ من اللہ۔۔۔!	۱۳۹
۷۲	اے زمینِ کربلا اے آسمانِ کربلا	۱۴۱
۷۳	جو دل کی امانت ہے وہ منظر مرا بچ جائے	۱۴۳
۷۴	غیروں سے دادِ جور و جفا لی گئی تو کیا	۱۴۵
	انتظاریہ پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی	۱۴۶
	انتظاریہ۔۲ پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی	۱۴۸

Marfat.com

یا سریع الرضا اغفر لمن لا یملک الا الدعاء

اے جلدی راضی ہو جانے والے (میرے معبود) مجھے بخش دے، میرے پاس کوئی پونجی نہیں ہے بجز دعا کے (امام علیؑ)

یہ دنیا اک سؤر کے گوشت کی ہڈی کی صورت
کوڑھیوں کے ہاتھ میں ہے
اور میں نان و نمک کی جستجو میں دربدر قریہ بہ قریہ مارا مارا پھر رہا ہوں
ذرا سی دیر کی جھوٹی فضیلت کے لیے
ٹھوکر پہ ٹھوکر کھا رہا ہوں، ہر قدم پر منزلِ عز و شرف
سے گر رہا ہوں
اور مری انگشتری پر یا علیؑ لکھا ہوا ہے
مگر انگشتری پر یا علیؑ کندہ کرا لینے سے کیا ہوگا کہ دل تو
مرحبوں کی دسترس میں ہے
مسلسل زرغۂ حرص و ہوس میں ہے

Marfat.com

(عجب عالم ہے آنکھیں دیکھتی ہیں اور دل سینوں میں
اندھے ہو چکے ہیں)
اور ایسے میں کوئی حرفِ دعا اِک خواب بنتا ہے
کبھی سلمانؓ آتے ہیں
کبھی بوذرؓ، کبھی میثمؓ، کبھی قنبرؓ مری ڈھارس بندھاتے ہیں
کمیلؒ آتے ہیں کہتے ہیں
پکارو افتخار عارف پکارو
اپنے مولا کو پکارو اپنے مولا کے وسیلے سے پکارو
اُجِیْبُ الدَّعْوَةَ الدَّاعِ کا دعویٰ کرنے والے کو پکارو
یہ مشکل بھی کوئی مشکل ہے دل چھوٹا نہیں کرتے
کریم اپنے غلاموں کو کبھی تنہا نہیں کرتے کبھی رسوا نہیں کرتے

Marfat.com

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

(تو تم یاد رکھو مجھ کو ، مَیں یاد رکھوں گا تم کو)

(کچھ شعر مکہ مکرّمہ کے لیے)

منزلِ ذکر میں ہر شہر پہ چھائے ہوئے شہر
کیا ثنا ہو تری قرآن میں آئے ہوئے شہر

میرے آقاؤں کے مسکن ، مرے اللہ کے گھر
میرے نبیوں کی دعاؤں میں بسائے ہوئے شہر

زمزم و کوثر و تسنیم ، تسلسل تیرا
چشمۂ خیر کا فیضان اٹھائے ہوئے شہر

Marfat.com

رُخِ سرکارِ دو عالم کے پلٹنے کی تھی دیر
قبلہ رُو ہو گئے سب راہ پہ آئے ہوئے شہر

ایک بوسے کی اجازت حَجرِ اَسوَد پر
اے مرے نُور کی بارش میں نہائے ہوئے شہر

خاک ہم رتبۂ افلاک ہوئی جن کے سبب
اُن کی آواز سے آواز ملائے ہوئے شہر

○

Marfat.com

مدحتِ شافعِ محشر پہ مقرر رکھا
میرے مالک نے مرے بخت کو یاور رکھا

میں نے خاکِ درِ حسانؓ کو سرمہ جانا
اور ایک ایک سبق نعت کا ازبر رکھا

میں نے قرآن کی تفسیر میں سیرت کو پڑھا
نور کو دائرہ نور کے اندر رکھا

نورِ مطلق نے اسے خلق کیا خلق سے قبل
منصبِ کارِ رسالت میں مؤخر رکھا

معنیٔ اجرِ رسالت کو سمجھنے کے لیے
زیرِ نگرانیٔ سلمانؓ و ابوذرؓ رکھا

Marfat.com

خاتمیت کا شرف آپؐ کو بخشا اور پھر
آپ کی دسترسِ خاص میں کوثر رکھا

جس کسی نے بھی کبھی شان میں گستاخی کی
ابد آباد تک اُس شخص کو اَبتر رکھا

تختی لکھی تو اُسی نام سے آغاز کیا
جس کو معبود نے ہر نام سے اُوپر رکھا

منزلِ شکر کہ ہر گام، خوشی ہو کہ الم
وِرد اک اسمِ گرامی کا برابر رکھا

عمر بھر ٹھوکریں کھاتا نہ پھروں شہر بہ شہر
ایک ہی شہر میں اور ایک ہی دَر پر رکھا

○

Marfat.com

مدینے کی طرف جاتے ہوئے گھبرا رہا تھا
جلال ایسا کہ دل سینے سے نکلا جا رہا تھا

مثالِ فردِ عصیاں تھی کتابِ عمرِ رفتہ
کوئی مجھ میں تھا جو صفحے اُلٹتا جا رہا تھا

بلاوے پر یقیں تھا اور قدم اُٹھتے نہیں تھے
عجب سیلِ الم آنکھوں میں اُمڈا آ رہا تھا

ہر اک بولا ہوا جملہ، ہر اک لکھا ہوا لفظ
لہو میں گونجتا تھا اور قیامت ڈھا رہا تھا

Marfat.com

اور ایسے میں اُسی اک نام نے کی دستگیری
وہی جو منتہائے ہر دُعا بنتا رہا تھا

بہت نا مطمئن آنکھیں اچانک جاگ اٹھیں
کوئی جیسے دلِ کم فہم کو سمجھا رہا تھا

مدینہ سامنے تھا، منتظر تھا درِ سخی کا
دلِ آزردہ اپنے بخت پر اِترا رہا تھا

دُعا بعد از دُعا، سجدہ بہ سجدہ، اشک در اشک
میں مشتِ خاک تھا اور پاک ہوتا جا رہا تھا

○

Marfat.com

نعت

عہدِ میثاقِ ازل، خلق میں دُہراتا کون
میرے سرکارؐ نہ سمجھاتے تو سمجھاتا کون

نسبتِ یُمنِ قدم کر گئی یثرب کو حرم
وہ نہ ہوتے تو مدینے کی طرف جاتا کون

دو کمانوں سے بھی کم منزلِ سدرہ سے اُدھر
ایک عالم ہے اُس عالم کی خبر لاتا کون

اُن کی آواز سے اونچی نہ ہو کوئی آواز!
مالک الملک نہ فرماتے تو فرماتا کون

Marfat.com

پاسِ نسبت نے بہت روک کے رکھا ورنہ
فردِ عصیاں کی طرف دیکھ کے شرماتا کون

جن کی خوشنودیِ خاطر سے ہے نعمت مشروط
ان کے دَر چھوڑ کے اوروں کی طرف جاتا کون

○

Marfat.com

مدینہ و نجف و کربلا میں رہتا ہے
دِل ایک وضع کی آب و ہوا میں رہتا ہے

مرے وجُود سے باہر بھی ہے کوئی موجُود
جو میرے ساتھ سلام و ثنا میں رہتا ہے

میسّر آتی ہے جس شب قیام کی توفیق
وہ سارا دن مرا ، ذکرِ خُدا میں رہتا ہے

غلام بوذرؓ و سلمانؓ دل خوشی ہو کہ غم
حدودِ زاویۂ ھَلْ اَتیٰ میں رہتا ہے

Marfat.com

درُود پہلے بھی پڑھتا ہوں اور بعد میں بھی
اسی لیے تو اثر بھی دُعا میں رہتا ہے

نکل رہی ہے پھر اک بار حاضری کی سبیل
سو کچھ دنوں سے دل اپنی ہوا میں رہتا ہے

○

Marfat.com

سبیل ہے اور صراط ہے اور روشنی ہے
اِک عبدؐ مولیٰ صفات ہے اور روشنی ہے

کتاب و کردار ساتھ ہے اور روشنی ہے
درُود جُزوِ صلوٰۃ ہے اور روشنی ہے

میانِ معبود و عبد میثاقِ نور کے بعد
نظر میں بس ایک رات ہے اور روشنی ہے

حضورؐ غارِ حرا سے بیت الشرف میں آئے
بس اک یقیں ساتھ ساتھ ہے اور روشنی ہے

Marfat.com

حضورؐ مکے سے جا رہے ہیں کتاب کے ساتھ
کتاب کُل کائنات ہے اور روشنی ہے

حضورؐ مکے میں آ رہے ہیں کتاب کے ساتھ
کتاب ہی میں نجات ہے اور روشنی ہے

رفیقِ اعلیٰ کا حکم ہے اور کتاب دائم
ابد تک اب انؐ کی ذات ہے اور روشنی ہے

غلامی افتخار عارف پہ مہرِ خاتم
ثبوت فردِ نجات ہے اور روشنی ہے

○

Marfat.com

تعارف

میانِ خالق و مخلوق خطِ نورِ احمدؐ
محمدؐ خود جسے قرآن فرمادیں وہ قرآن
علیؑ وہ جن کے چہرے پر نظر کرنا عبادت
نبیؐ جن کے لیے تعظیم کو اٹھیں وہ زہراؑ
جوانانِ جناں کے سیّد و سردار حسنینؑ
شجاعت صبر کے پیکر میں ڈھل جائے تو زینبؑ
وفا امکان سے آگے نکل جائے تو عباسؑ

Marfat.com

هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

عجب اک سلسلہ ہے
خدیجہؑ فاطمہؑ زینبؑ
وفا کے باب میں، صدق وصفا کے باب میں، صبر و رضا کے باب میں
کیسا منور راستہ ہے
خدیجہؑ فاطمہؑ زینبؑ
طلوعِ حرفِ اقرا سے صدائے استغاثہ تک
حرا سے کربلا تک
مشیت نے جو اک خطِ جلی کھینچا ہوا ہے
اسی کا نور ہے جو دل بہ دل منزل بہ منزل ہر طرف پھیلا ہوا ہے
رسالت کی گواہی ہو، ولایت کی گواہی ہو، امامت کی گواہی ہو

Marfat.com

جو یہ کہہ دیں وہی میزانِ حق میں مستند مانا گیا ہے
خدیجہؑ فاطمہؑ زینبؑ
گواہی میں تسلسل اور پھر ایسا تسلسل
آپ خود اپنی جگہ اک معجزہ ہے
خدیجہؑ اور ابوطالبؑ نے جس منزل سے ناموسِ رسالتؐ کی
حفاظت کی یہ سارا معجزہ اس کی جزا ہے
یہ ہم جو آج بھی دنیا میں پہچانے گئے ہیں
لائقِ اکرام گردانے گئے ہیں
اُنھیں کے در کا صدقہ ہے اُنھیں کی سب عطا ہے
خدیجہؑ فاطمہؑ زینبؑ
عجب اک سلسلہ ہے
وفا کے باب میں، صدق و صفا کے باب میں،
صبر و رضا کے باب میں کیسا منور
راستہ ہے

○

Marfat.com

بحضور سیّد الشہداؑ

میانِ تیغ و سناں ، لَا اِلٰہ اِلاّ اللّٰہ
حدیثِ شعلہ بجاں ، لَا اِلٰہ اِلاّ اللّٰہ

مقامِ سجدۂ بے اختیار ، عجزِ تمام
کمالِ حرفِ بیاں ، لَا اِلٰہ اِلاّ اللّٰہ

جہاں رسولؐ کے نقشِ قدم وہیں پہ علیؑ
وہیں حسینؑ جہاں لا اِلٰہ اِلاّ اللّٰہ

ہر امتحان ، ہر اک ابتلا کی منزل میں
قرارِ دل زدگاں لا اِلٰہ اِلاّ اللّٰہ

Marfat.com

شہود و شاہد و مشہود ایک ہوں کہ نہ ہوں
امین و امن و اماں لا الٰہ الاّ اللّٰہ

غبار اڑاتے ہوئے وقت کے مقابل بھی
حصارِ نام و نشاں لا الٰہ الاّ اللّٰہ

سوالِ بیعتِ دربارِ شام اور حسینؓ
کہاں یزید کہاں لا الٰہ الاّ اللّٰہ

کنارِ آبِ رواں ، ارتباطِ مشک و علم
فغانِ تشنہ لباں لا الٰہ الاّ اللّٰہ

Marfat.com

بحضور سیّد الشہداؑ

کربلا کی خاک پر کیا آدمی سجدے میں ہے
موت رُسوا ہو چکی ہے زندگی سجدے میں ہے

وُہ جو اِک سجدہ علیؑ کا بچ رہا تھا وقتِ فجر
فاطمہؑ کا لال شاید اب اسی سجدے میں ہے

سنتِ پیغمبرؐ خاتم ہے سجدے کا یہ طول
کل نبیؐ سجدے میں تھے آج اِک ولی سجدے میں ہے

وُہ جو عاشورہ کی شب گُل ہو گیا تھا اِک چراغ
اب قیامت تک اسی کی روشنی سجدے میں ہے

Marfat.com

حشر تک جس کی قسم کھاتے رہیں گے اہلِ حق
ایک نفسِ مطمئن اُس دائمی سجدے میں ہے

نوکِ نیزہ پر بھی ہوتی ہے تلاوت بعدِ عصر
مصحفِ ناطق تہِ خنجر ابھی سجدے میں ہے

اِس پہ حیرت کیا لرز اٹھی زمینِ کربلا
راکبِ دوشِ پیمبر آخری سجدے میں ہے

○

Marfat.com

سلام

ذکرِ مظلومؑ کو انعام میں رکھا گیا ہے
ظلم کو زمرۂ دشنام میں رکھا گیا ہے

از ازل تا بہ ابد سارے یزیدوں کا حساب
ایک ہی دفترِ بدنام میں رکھا گیا ہے

تا قیامت کسی ظالم کو نہ ہو جرأتِ ظلم
صبر کو منزلِ اقدام میں رکھا گیا ہے

کربلا ہو کہ نجف ہو کہ مدینہ سب کو
نور کے سلسلۂ عام میں رکھا گیا ہے

Marfat.com

میں نے تقویم شہادت پہ نظر کی تو کھلا
خاک کو شیشۂ ایام میں رکھا گیا ہے

صبر مخدومۂ کونین کی وارث زینبؑ
اِک نشانی کہ جسے شام میں رکھا گیا ہے

مفتخر ہوں تو یہ فیضانِ کرم ہے ان کا
اُن کی نسبت کو مرے نام میں رکھا گیا ہے

○

Marfat.com

سلام

حسینؑ! تم نہیں رہے تمھارا گھر نہیں رہا
مگر تمھارے بعد ظالموں کا ڈر نہیں رہا

مدینہ و نجف سے کربلا تک ایک سلسلہ
ادھر جو آگیا وہ پھر اِدھر اُدھر نہیں رہا

صدائے استغاثۂ حسینؑ کے جواب میں
جو حرف بھی رقم ہُوا وہ بے اثر نہیں رہا

صفیں جمیں تو کربلا میں بات کھل کے آگئی
کوئی بھی حیلۂ نفاق کارگر نہیں رہا

Marfat.com

بس ایک نام.... اُنؐ کا نام اور اُنؐ کی نسبتیں
جُز اُن کے پھر کسی کا دھیان عمر بھر نہیں رہا

کوئی بھی ہو کسی طرف کا ہو کسی نسب کا ہو
جو تم سے منحرف ہُوا وہ معتبر نہیں رہا

○

Marfat.com

کوچ

جس روز ہمارا کوچ ہو گا
پھولوں کی دکانیں بند ہوں گی
شیریں سخنوں کے حرفِ دشنام
بے مہر زبانیں بند ہوں گی

پلکوں پہ نمی کا ذکر ہی کیا
یادوں کا سراغ تک نہ ہو گا
ہمواریِ ہر نفس سلامت
دل پر کوئی داغ تک نہ ہو گا
پامالیِ خواب کی کہانی
کہنے کو چراغ تک نہ ہو گا

Marfat.com

معبود ! اس آخری سفر میں
تنہائی کو سرخرو ہی رکھنا
جز تیرے ، نہیں کوئی نگہدار
اُس دن بھی خیال تو ہی رکھنا
جس آنکھ نے عمر بھر رُلایا
اُس آنکھ کو بے وضو ہی رکھنا

جس روز ہمارا کُوچ ہو گا
پھولوں کی دُکانیں بند ہوں گی

○

Marfat.com

ستاروں سے بھرا یہ آسماں کیسا لگے گا
ہمارے بعد تم کو یہ جہاں کیسا لگے گا

تھکے ہارے ہوئے سورج کی بھیگی روشنی میں
ہواؤں سے الجھتا بادباں کیسا لگے گا

جمے قدموں کے نیچے سے پھسلتی جائے گی ریت
بکھر جائے گی جب عُمرِ رواں کیسا لگے گا

اِسی مٹی میں مِل جائے گی پُونجی عُمر بھر کی
گرے گی جِس گھڑی دیوارِ جاں کیسا لگے گا

Marfat.com

بہت اِترا رہے ہو دل کی بازی جیتنے پر
زیاں بعد از زیاں بعد از زیان کیسا لگے گا

وہ جس کے بعد ہوگی اک مسلسل بے نیازی
گھڑی بھر کا وہ سب شور و فغاں کیسا لگے گا

ابھی سے کیا بتائیں مرگِ مجنوں کی خبر پر
سلوکِ کُوچۂ نامہرباں کیسا لگے گا

بتاؤ تو سہی اے جانِ جاں کیسا لگے گا
ستاروں سے بھرا یہ آسماں کیسا لگے گا

○

Marfat.com

ہمیں خبر تھی کہ یہ درد اب تھمے گا نہیں
یہ دل کا ساتھ بہت دیر تک رہے گا نہیں

ہمیں خبر تھی کوئی آنکھ نم نہیں ہوگی
ہمارے غم میں کہیں کوئی دل دکھے گا نہیں

ہمیں خبر تھی کہ اک روز یہ بھی ہونا ہے
کہ ہم کلام کریں گے کوئی سنے گا نہیں

ہماری در بدری جانتی تھی برسوں سے
گھر آئیں گے بھی تو کوئی پناہ دے گا نہیں

Marfat.com

ہماری طرح نہ آئے گا کوئی زرغے میں
ہماری طرح کوئی قافلہ لٹے گا نہیں

نمودِ خواب کی باتیں شکستِ خواب کا ذکر
ہمارے بعد یہ قصے کوئی کہے گا نہیں

غریبِ شہر ہو یا شہریارِ ہفت اقلیم
یہ وقت ہے یہ کسی کے لیے رُکے گا نہیں

مگر چراغِ ہنر کا معاملہ ہے کچھ اور
یہ ایک بار جلا ہے تو اب بجھے گا نہیں

○

Marfat.com

بکھر جائیں گے ہم کیا جب تماشا ختم ہو گا
مرے معبود آخر کب تماشا ختم ہو گا

چراغِ حجرۂ درویش کی بجھتی ہوئی لَو
ہوا سے کہہ گئی ہے اب تماشا ختم ہو گا

کہانی میں نئے کردار شامل ہو گئے ہیں
نہیں معلوم اب کس ڈھب تماشا ختم ہو گا

کہانی آپ الجھی ہے کہ الجھائی گئی ہے
یہ عقدہ تب کھلے گا جب تماشا ختم ہو گا

Marfat.com

زمین جب عدل سے بھر جائے گی نورٌ علیٰ نور
بنامِ مسلک و مذہب تماشا ختم ہو گا

یہ سب کٹھ پتلیاں رقصاں رہیں گی رات کی رات
سحر سے پہلے پہلے سب تماشا ختم ہو گا

تماشا کرنے والوں کو خبر دی جا چکی ہے
کہ پردہ کب گرے گا کب تماشا ختم ہو گا

دلِ نا مطمئن ایسا بھی کیا مایوس رہنا
جو خلق اٹھی تو سب کرتب تماشا ختم ہو گا

○

Marfat.com

یہ بستیاں ہیں کہ مقتل دُعا کیے جائیں
دُعا کے دن ہیں مسلسل دُعا کیے جائیں

کوئی فغاں، کوئی نالہ، کوئی بُکا، کوئی بَین
کھلے گا بابِ مقفّل دُعا کیے جائیں

یہ اضطراب، یہ لمبا سفر، یہ تنہائی
یہ رات اور یہ جنگل دُعا کیے جائیں

بحال ہو کے رہے گی فضائے خطۂ خیر
یہ حبس ہو گا معطّل دُعا کیے جائیں

Marfat.com

گذشتگانِ محبت کے خواب کی سوگند
وہ خواب ہو گا مکمل دُعا کیے جائیں

ہوائے سرکش و سفّاک کے مقابل بھی
یہ دل بجھیں گے نہ مشعل دُعا کیے جائیں

غبار اُڑاتی جھلستی ہوئی زمینوں پر
امنڈ کے آئیں گے بادل دُعا کیے جائیں

قبول ہونا مقدّر ہے حرفِ خالص کا
ہر ایک آن ہر اک پل دُعا کیے جائیں

○

Marfat.com

یہ نقش ہم جو سرِ لوحِ جاں بناتے ہیں
کوئی بناتا ہے ہم خود کہاں بناتے ہیں

یہ سُر، یہ تال، یہ لَے، کچھ نہیں بجز توفیق
تو پھر یہ کیا ہے کہ ہم ارمغاں بناتے ہیں

سمندر اُس کا، ہوا اُس کی، آسماں اُس کا
وہ جس کے اِذن سے ہم کشتیاں بناتے ہیں

زمیں کی دھوپ، زمانے کی دھوپ، ذہن کی دھوپ
ہم ایسی دھوپ میں بھی سائباں بناتے ہیں

Marfat.com

خود اپنی خاک سے کرتے ہیں موجِ نورکشید
پھر اس سے ایک نئی کہکشاں بناتے ہیں

کہانی جب نظر آتی ہے ختم ہوتی ہوئی
وہیں سے ایک نئی داستاں بناتے ہیں

کھلی فضا میں خوش آواز طائروں کے ہجوم
مگر وہ لوگ جو تیر و سناں بناتے ہیں

"پلٹ کے آئے غریب الوطن پلٹنا تھا"
یہ دیکھنا ہے کہ اب گھر کہاں بناتے ہیں

○

Marfat.com

سمندر کے کنارے ایک بستی رو رہی ہے
میں اتنی دور ہوں اور مجھ کو وحشت ہو رہی ہے

Marfat.com

دل کو دیوار کریں ، صبر سے وحشت کریں ہم
خاک ہو جائیں جو رُسوائی کو شہرت کریں ہم

اک قیامت کہ تُلی بیٹھی ہے پامالی پر
یہ گزر لے تو بیانِ قد و قامت کریں ہم

حرفِ تردید سے پڑ سکتے ہیں سو طرح کے پیچ
ایسے سادہ بھی نہیں ہیں کہ وضاحت کریں ہم

دل کے ہمراہ گزارے گئے سب عمر کے دن
شام آئی ہے تو کیا ترکِ محبت کریں ہم

Marfat.com

اک ہماری بھی امانت ہے تہِ خاک یہاں
کیسے ممکن ہے کہ اس شہر سے ہجرت کریں ہم

دن نکلنے کو ہے چہروں پہ سجا لیں دُنیا
صبح سے پہلے ہر اک خواب کو رخصت کریں ہم

شوقِ آرائشِ گُل کا یہ صلہ ہے کہ صبا
کہتی پھرتی ہے کہ اب اور نہ زحمت کریں ہم

عمر بھر دل میں سجائے پھرے اوروں کی شبیہ
کبھی ایسا ہو کہ اپنی بھی زیارت کریں ہم

○

جہانِ معلوم

Marfat.com

خواب دیرینہ سے رخصت کا سبب پوچھتے ہیں
چلیے پہلے نہیں پوچھا تھا تو اب پوچھتے ہیں

کیسے خوش طبع ہیں اس شہرِ دل آزار کے لوگ
موجِ خوں سر سے گزر جاتی ہے تب پوچھتے ہیں

اہلِ دنیا کا تو کیا ذکر کہ دیوانوں کو
صاحبانِ دلِ شوریدہ بھی کب پوچھتے ہیں

خاک اڑاتی ہوئی راتیں ہوں کہ بھیگے ہوئے دن
اوّلِ صبح کے غم آخرِ شب پوچھتے ہیں

Marfat.com

ایک ہم ہی تو نہیں ہیں جو اُٹھاتے ہیں سوال
جتنے ہیں خاک بسر شہر کے سب پوچھتے ہیں

یہی مجبور ، یہی مُہر بلب ، بے آواز
پوچھنے پر کبھی آئیں تو غضب پوچھتے ہیں

کرمِ مسند و منبر کہ اب اربابِ حَکَم
ظلم کر چکتے ہیں تب مرضیِ رب پوچھتے ہیں

Marfat.com

ہم اپنے رفتگاں کو یاد رکھنا چاہتے ہیں
دلوں کو درد سے آباد رکھنا چاہتے ہیں

مبادا مندمل زخموں کی صورت بھول ہی جائیں
ابھی کچھ دن یہ گھر برباد رکھنا چاہتے ہیں

بہت رونق تھی اُن کے دم قدم سے شہرِ جاں میں
وہی رونق ہم اُن کے بعد رکھنا چاہتے ہیں

بہت مشکل زمانوں میں بھی ہم اہلِ محبت
وفا پر عشق کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں

Marfat.com

سروں میں ایک ہی سودا کہ لو دینے لگے خاک
امیدیں حسبِ استعداد رکھنا چاہتے ہیں

کہیں ایسا نہ ہو حرفِ دعا مفہوم کھو دے
دعا کو صورتِ فریاد رکھنا چاہتے ہیں

قلم آلودۂ نان و نمک رہتا ہے پھر بھی
جہاں تک ہو سکے آزاد رکھنا چاہتے ہیں

Marfat.com

حدودِ جاں سے پرے جا رہا ہے اور طرف
لہو بدن کو لیے جا رہا ہے اور طرف

گھٹے زمیں کی طرف شاخِ سُرخرو کی مثال
مثالِ اَبر گھٹے جا رہا ہے اور طرف

غبارِ جادۂ بے اعتبار، آخر کار
تلاش کر کے مجھے جا رہا ہے اور طرف

مری طرح ہے مرے شہر کا مقدر بھی
بکھر بکھر کے بسے جا رہا ہے اور طرف

Marfat.com

میں ایک اور طرف جا رہا ہوں خواب کے ساتھ
زمانہ مجھ کو لیے جا رہا ہے اور طرف

محاذ رات نے کھولے ہوئے ہیں دل کے خلاف
مگر چراغ جلے جا رہا ہے اور طرف

Marfat.com

آسمانوں پر نظر کر انجم و مہتاب دیکھ
صبح کی بنیاد رکھنی ہے تو پہلے خواب دیکھ

ہم بھی سوچیں گے دعائے بے اثر کے باب میں
اک نظر تو بھی تضادِ منبر و محراب دیکھ

دوش پر ترکش پڑا رہنے دے پہلے دل سنبھال
دل سنبھل جائے تو سوئے سینۂ احباب دیکھ

موجۂ سرکش کناروں سے چھلک جائے تو پھر
کیسی کیسی بستیاں آتی ہیں زیر آب دیکھ

Marfat.com

بوند میں سارا سمندر آنکھ میں کُل کائنات
ایک مشت خاک میں سورج کی آب تاب دیکھ

کچھ قلندر مشربوں سے راہ و رسم عشق سیکھ
کچھ ہم آشفتہ مزاجوں کے ادب آداب دیکھ

شب کو خطِ نور میں لکھی ہوئی تعبیر پڑھ
صبح تک دیوارِ آیندہ میں کھلتے باب دیکھ

افتخار عارف کے تند و تیز لہجے پر نہ جا
افتخار عارف کی آنکھوں میں اُلجھتے خواب دیکھ

○

Marfat.com

ہم نہ ہوئے تو کوئی افق مہتاب نہیں دیکھے گا
ایسی نیند اڑے گی پھر کوئی خواب نہیں دیکھے گا

نرمی اور مٹھاس میں ڈوبا یہی مہذّب لہجہ
تلخ ہُوا تو محفل کے آداب نہیں دیکھے گا

پیش لفظ سے اختتام تک پڑھنے والا قاری
جس میں ہم تحریر ہیں بس وہی باب نہیں دیکھے گا

لہو رلاتے، خاک اڑاتے موسم کی سفّاکی
دیکھتے ہیں کب تک یہ شہر گلاب نہیں دیکھے گا

Marfat.com

بپھرے ہوئے دریا کو ہوا کا ایک اشارہ کافی
کوئی گھر، کوئی بھی گھر سیلاب نہیں دیکھے گا

بے معنی بے مصرف عمر کی آخری شام کا آنسو
ایک سبب دیکھے گا سب اسباب نہیں دیکھے گا

اک ہجرت اور ایک مسلسل دربدری کا قصّہ
سب تعبیریں دیکھیں گے کوئی خواب نہیں دیکھے گا

○

Marfat.com

مقدر ہو چکا ہے بے در و دیوار رہنا
کہیں طے پا رہا ہے شہر کا مسمار رہنا

نمودِ خواب کے اور انہدامِ خواب کے بیچ
قیامت مرحلہ ہے دل کا ناہموار رہنا

دلوں کے درمیاں دوری کے دن ہیں اور ہم کو
اِسی موسم میں تنہا برسرِ پیکار رہنا

اندھیری رات اور شورِ سگانِ کوئے دشنام
اور ایسے میں کسی اک آنکھ کا بیدار رہنا

Marfat.com

تماشا کرنے والے آرہے ہیں جوق در جوق
گروہِ پا بجولاں! رقص کو تیّار رہنا

ہوائے کوئے قاتل بے ادب ہونے لگی ہے
چراغِ جادۂ صدق و صفا ہشیار رہنا

یہ دشواری تو آسانی کا خمیازہ ہے ورنہ
بہت ہی سہل تھا ہم کو بہت دشوار رہنا

ادھر کچھ دن سے اس بستی کو راس آنے لگا ہے
ہم آشفتہ سروں کے درپئے آزار رہنا

Marfat.com

کوئی مژدہ نہ بشارت نہ دعا چاہتی ہے
روز اک تازہ خبر خلقِ خدا چاہتی ہے

موجِ خوں سر سے گزرنی تھی سو وہ بھی گزری
اور کیا کوچۂ قاتل کی ہوا چاہتی ہے

شہرِ بے مہر میں لب بستہ غلاموں کی قطار
نئے آئین اسیری کی بِنا چاہتی ہے

کوئی بولے کہ نہ بولے قدم اُٹھیں نہ اُٹھیں
وہ جو اک دل میں ہے دیوار اُٹھا چاہتی ہے

Marfat.com

ہم بھی لبّیک کہیں اور فسانہ بن جائیں
کوئی آوازِ سرِ کوہ ندا چاہتی ہے

یہی لَو تھی کہ الجھتی رہی ہر رات کے ساتھ
اب کے خود اپنی ہواؤں میں بجھا چاہتی ہے

عہدِ آسودگیِ جاں میں بھی تھا جاں سے عزیز
وہ قلم بھی مرے دشمن کی انا چاہتی ہے

پھر پامالیِ گُل آئی ہے اور موجِ خزاں
گفتگو میں روشِ بادِ صبا چاہتی ہے

خاک کو ہمسرِ مہتاب کیا رات کی رات
خلق اب بھی وہی نقشِ کفِ پا چاہتی ہے

Marfat.com

فضائیں وحشتِ سنگ و سناں کے ہوتے ہوئے
قلم ہے رقص میں آشوبِ جاں کے ہوتے ہوئے

ہمیں میں رہتے ہیں وہ لوگ بھی کہ جن کے سبب
زمیں بلند ہوئی آسماں کے ہوتے ہوئے

بضد ہے دل کہ نئے راستے نکالے جائیں
نشانِ رہگزرِ رفتگاں کے ہوتے ہوئے

جہانِ خیر میں اک حجرۂ قناعت و صبر
خدا کرے کہ رہے جسم و جاں کے ہوتے ہوئے

Marfat.com

قدم قدم پہ دلِ خوش گماں نے کھائی مات
روش روش نگہِ مہرباں کے ہوتے ہوئے

میں ایک سلسلۂ آتشیں میں بیعت تھا
سو خاک ہو گیا نام و نشاں کے ہوتے ہوئے

میں چپ رہا کہ وضاحت سے بات بڑھ جاتی
ہزار شیوۂ حسنِ بیاں کے ہوتے ہوئے

الجھ رہی تھی ہواؤں سے ایک کشتیِ حرف
پڑی ہے ریت پہ آبِ رواں کے ہوتے ہوئے

Marfat.com

بس ایک خواب کی صورت کہیں ہے گھر میرا
مکاں کے ہوتے ہوئے لامکاں کے ہوتے ہوئے

دعا کو ہات اٹھاتے ہوئے لرزتا ہوں
کبھی دعا نہیں مانگی تھی ماں کے ہوتے ہوئے

○

Marfat.com

سفرِ شوق پہ احسانِ بہار ایسا ہے
رنگ اُڑتے نظر آتے ہیں غبار ایسا ہے

Marfat.com

ستارہ وار جلے پھر بجھا دیے گئے ہم
پھر اِس کے بعد نظر سے گرا دیے گئے ہم

عزیز تھے ہمیں نو واردانِ کوچۂ عشق
سو پیچھے ہٹتے گئے راستہ دیے گئے ہم

شکست و فتح کے سب فیصلے ہوئے کہیں اور
مثالِ مالِ غنیمت لٹا دیے گئے ہم

Marfat.com

زمین فرشِ گل و لالہ سے سجائی گئی
پھر اس زمیں کی امانت بنا دیے گئے ہم

دعائیں یاد کرا دی گئی تھیں بچپن میں
سو زخم کھاتے رہے اور دعا دیے گئے ہم

○

Marfat.com

تارِ شبنم کی طرح، صورتِ خس ٹوٹتی ہے
آس بندھنے نہیں پاتی ہے کہ بس ٹوٹتی ہے

آرزوؤں کا ہجوم اور یہ ڈھلتی ہوئی عمر
سانس اُکھڑتی ہے نہ زنجیرِ ہوس ٹوٹتی ہے

گرد اتنی کہ سجھائی نہیں دیتا کچھ بھی
شور اتنا ہے کہ آوازِ جرس ٹوٹتی ہے

منہدم ہوتا چلا جاتا ہے دل سال بہ سال
ایسا لگتا ہے گرہ اب کے برس ٹوٹتی ہے

Marfat.com

بوئے گُل آئے نہ آئے مگر عشّاق کے بیچ
اتنی وحشت ہے کہ دیوارِ قفس ٹوٹتی ہے

ذکرِ اسمائے الٰہی کا ہے فیضان کہ اب
دَم اُلجھتا ہے نہ تسبیحِ نفس ٹوٹتی ہے

Marfat.com

اب اس میں کاوش کوئی نہ کچھ اہتمام میرا
ہوائیں محفوظ کر رہی ہیں کلام میرا

میں کچھ کریموں کے بابِ نعمت سے منسلک ہوں
سو خود بخود ہو رہا ہے سب انتظام میرا

تو کیا یہی اک گمان ہے ہر سخن کی بُنیاد
کہ حدِّ تارِ نفس سے آگے ہو نام میرا

میں سرکشی سے سپُردگی کی طرف چلا ہوں
خدا جو چاہے تو یہ بھی بن جائے کام میرا

Marfat.com

چلا تو ہوں ایک منزلِ خوش خبر کی جانب
عجب نہیں یہ سفر بھی ہو ناتمام میرا

دلوں کو تاراج کرنے آیا تھا تمکنت سے
پلٹ گیا مجھ کو دیکھ کر خوش خرام میرا

جو لالہ و گل کو خار و خس سے جُدا نہ کر پائے
ہر ایسے موسم کو دور ہی سے سلام میرا

یہ قتل نامے پہ دستخط تو مرے نہیں ہیں
مگر یہ خلقِ خُدا جو لیتی ہے نام میرا

یہ میرے دشمن یونہی تو پسپا نہیں ہوئے ہیں
کوئی تو ہے لے رہا ہے جو انتقام میرا

Marfat.com

ستمبر! راستہ دے

ستمبر! راستہ دے
کوئی چہرہ مری نامطمئن آنکھوں میں پھر کچھ خواب رکھنا چاہتا ہے
کوئی موسم مجھے شاداب رکھنا چاہتا ہے
بہت تپتے ہوئے صحراؤں کو سیراب رکھنا چاہتا ہے
ستمبر! راستہ دے
زمانہ جانتا ہے منہدم ہوتے ہوئے خوابوں کی دلداری میں کس حد تک گیا ہوں میں
ستمبر! بے یقیں رستوں پہ تنہا چلتے چلتے تھک گیا ہوں میں

Marfat.com

کہیں پامال ہو جائے نہ پھر شہرِ مقدر، راستہ دے
کہیں معدوم ہو جائے نہ پھر اُمید کا کھلتا ہوا در، راستہ دے
دلِ بے نور کے ساحل سے ٹکراتے ہوئے اندھے سمندر، راستہ دے
ستمبر! راستہ دے
ستمبر! راستہ دے

○

Marfat.com

یوں تو نہیں کہ دل میں اب کوئی نئی دعا نہیں
حرفِ دعا تو ہے مگر ذکر کا حوصلہ نہیں

دیر بہت ہی دیر تک یاد کیا گیا اُنھیں
ویسے پلٹ کے دیکھنا میرا مزاج تھا نہیں

رات بس اِک چراغ کی لَو سے رہا مکالمہ
صبح نہ جانے کب ہوئی، کیسے ہوئی پتا نہیں

ایک ذرا سی بات ہے جس سے پڑے ہیں سارے پیچ
پیچ بھی وہ کہ درمیاں کوئی بھی دوسرا نہیں

Marfat.com

کیسی عجیب بات ہے زعمِ ہنر کے باوجود
رنگ بکھر گئے تمام نقش کوئی بنا نہیں

جس میں تمام دل کی بات کھُل کے بیان کر سکوں
ایک سخن وہی سخن مجھ سے کبھی ہوا نہیں

چہرہ بہ چہرہ، لب بہ لب، خواب بہ خواب، دل بہ دل
عمر گزار دی گئی، کوئی کہیں ملا نہیں

میری بیاضِ عشق میں مطلعِ اوّلِ غزل
درج تو کر لیا گیا ویسے کہیں پڑھا نہیں

دل کے معاملوں کے بیچ عمر کہاں سے آگئی
جانِ جہانِ افتخار! وقت ابھی گیا نہیں

○

Marfat.com

ایک کہانی بہت پرانی

عجب دن تھے

عجب نامہرباں دن تھے ، بہت نامہرباں دن تھے
زمانے مجھ سے کہتے تھے ، زمینیں مجھ سے کہتی تھیں
میں اک بے بس قبیلے کا بہت تنہا مسافر ہوں
وہ بے منزل مسافر ہوں جسے اک گھر نہیں ملتا
میں اس رستے کا راہی ہوں جسے رہبر نہیں ملتا
مگر کوئی مسلسل دل پہ اک دستک دیے جاتا تھا ، کہتا تھا مسافر!
اِس قدر نامطمئن رہنے سے کیا ہوگا
ملال ایسا بھی کیا جو ذہن کو ہر خواب سے محروم کردے
جمالِ باغِ آیندہ کے ہر امکان کو معدوم کردے
گلِ فردا کو فصلِ رنگ میں مسموم کردے

Marfat.com

دلاسے کی اِسی آواز سے ساری تھکن کم ہوگئی تھی اور
دل کو پھر قرار آنے لگا تھا
سفر، زادِ سفر، شوقِ سفر پر اعتبار آنے لگا تھا
میں خوش قسمت تھا
کیسی ساعت خوش رنگ و خوش آثار میں مجھ کو
مرے بے بس بہت تنہا قبیلے کو نیا گھر مِل گیا تھا
ایک رہبر مل گیا تھا
ایک منزل مل گئی تھی اور امکانوں بھرا خوابوں سے، اُمیدوں سے روشن
ایک منظر مل گیا تھا

○

جہانِ معلوم

Marfat.com

خوف کے سیلِ مسلسل سے نکالے مجھے کوئی
میں پیمبر تو نہیں ہوں کہ بچالے مجھے کوئی

اپنی دنیا کے مہ و مہر سمیٹے ، سرِ شام
کرگیا جادۂ فردا کے حوالے مجھے کوئی

اتنی دیر اور توقف کہ یہ آنکھیں بُجھ جائیں
کسی بے نور خرابے میں اُجالے مجھے کوئی

کِس کو فرصت ہے کہ تعمیر کرے از سرِ نو
خانۂ خواب کے ملبے سے نکالے مجھے کوئی

Marfat.com

اب کہیں جا کے سمیٹی ہے امیدوں کی بساط
ورنہ اک عمر کی ضد تھی کہ سنبھالے مجھے کوئی

کیا عجب خیمۂ جاں تیری طنابیں کٹ جائیں
اِس سے پہلے کہ ہواؤں میں اچھالے مجھے کوئی

کیسی خواہش تھی کہ سوچو تو ہنسی آتی ہے
جیسے میں چاہوں اسی طرح بنالے مجھے کوئی

تیری مرضی ، مری تقدیر کہ تنہا رہ جاؤں
مگر اک آس تو دے پالنے والے مجھے کوئی

○

Marfat.com

دلوں کو جوڑتی ہے، سلسلہ بناتی ہے
ہر امتحاں میں دعا راستہ بناتی ہے

یہ سیلِ سرکش و سفاک کا ہدف، مرے گھر
کوئی دن اور کہ خلقِ خدا بناتی ہے

یہ زندگی جو ابھی دھوپ ہے، ابھی سایہ
ہر آن ایک نیا دائرہ بناتی ہے

Marfat.com

ہزار بار یہ دیکھا گیا کہ ہجر کی رات
بجھے چراغ کی لَو خود ہوا بناتی ہے

صدا، سکوت کی منزل میں بھی بشرطِ خلوص
زمانہ کیسا بھی ہو، ہم نوا بناتی ہے

○

Marfat.com

شبِ شعر میں ہُنر آشکارا مرا بھی ہو
افقِ کمال پہ اک ستارا مرا بھی ہو

یہ جو اک جزیرۂ خوش خبر پہ رُکا ہے چاند
کچھ عجب نہیں کہ وہیں کنارا مرا بھی ہو

وہ جو ایک خواب کے فاصلے پہ ہے رہگزر
اُسی رہگزر پہ گزر دوبارہ مرا بھی ہو

مری مستجاب دُعاؤں میں یہ دُعا بھی تھی
وہ جو خواب دیر سے ہے تمھارا مرا بھی ہو

○

Marfat.com

میں چاہتا تھا کہ سورج مری گواہی دے
سو میں نے رات کے آگے سپر نہیں ڈالی

Marfat.com

قائدؒ کے حضور

بے اثر ہو گئے سب حرف و نوا تیرے بعد
کیا کہیں دل کا جو احوال ہوا تیرے بعد

تو بھی دیکھے تو ذرا دیر کو پہچان نہ پائے
ایسی بدلی ترے کوچے کی فضا تیرے بعد

اور تو کیا کسی پیماں کی حفاظت ہوتی
ہم سے اک خواب سنبھالا نہ گیا تیرے بعد

Marfat.com

کیا عجب دن تھے کہ مقتل کی طرح شہر بہ شہر
بین کرتی ہوئی پھرتی تھی ہوا تیرے بعد

ترے قدموں کو جو منزل کا نشاں جانتے تھے
بھول بیٹھے ترے نقشِ کفِ پا تیرے بعد

مہر و مہتاب دو نیم ایک طرف خواب دو نیم
جو نہ ہونا تھا وہ سب ہو کے رہا تیرے بعد

○

Marfat.com

ہو کے دنیا میں بھی دنیا سے رہا اور طرف
دل کسی اور طرف ، دستِ دُعا اور طرف

اک رجز خوانِ ہُنر کاسہ و کشکول میں طاق
جب صف آرا ہوئے لشکر تو مِلا اور طرف

اے بہ ہر لمحہ نئے وہم میں اُلجھے ہوئے شخص
میری محفل میں اُلجھتا ہے تو جا اور طرف

اہلِ تشہیر و تماشا کے طلسمات کی خیر
چل پڑے شہر کے سب شعلہ نوا اور طرف

Marfat.com

کیا مسافر تھا سفر کرتا تھا اِس بستی میں
اور لَو دیتے تھے نقشِ کفِ پا اور طرف

شاخِ مژگاں سے جو ٹوٹا تھا ستارہ سرِ شام
رات آئی تو وہی پھول کِھلا اور طرف

نرغۂ ظلم میں دُکھ سہتی رہی خلقتِ شہر
اہلِ دُنیا نے کیے جشن بپا اور طرف

○

Marfat.com

دوست کیا خود کو بھی پرسش کی اجازت نہیں دی
دل کو خوں ہونے دیا، آنکھ کو زحمت نہیں دی

ہم بھی اُس سلسلۂ عشق میں بیعت ہیں جسے
ہجر نے دُکھ نہ دیا، وصل نے راحت نہیں دی

ہم بھی اک شام بہت اُلجھے ہوئے تھے خود میں
ایک شام اُس کو بھی حالات نے مہلت نہیں دی

عاجزی بخشی گئی تمکنتِ فقر کے ساتھ
دینے والے نے ہمیں کون سی دولت نہیں دی

Marfat.com

بے وفا دوست کبھی لوٹ کے آئے تو انھیں
ہم نے اظہارِ ندامت کی اذیّت نہیں دی

دل کبھی خواب کے پیچھے، کبھی دُنیا کی طرف
ایک نے اجر دیا ، ایک نے اُجرت نہیں دی

○

Marfat.com

کوئی سبب ہے جو تاریک شب ہوئی ہے میاں
کسی کی شہ پہ ہَوا بے ادب ہوئی ہے میاں

اِس اہتمام سے اہلِ نظر کی رُسوائی
ہوئی نہ تھی کبھی پہلے جو اب ہوئی ہے میاں

عجب نہیں در و دیوارِ شہر پر بھی ہو نقش
یہ گفتگو جو ابھی زیرِ لب ہوئی ہے میاں

بساطِ خواب اُلٹنے کی بات ، آخری بات
ہم اُٹھ کے آئے ہیں محفل سے تب ہوئی ہے میاں

Marfat.com

نشان و خلعت و منصب کا ذکر کیا کہ یہاں
بہ کارِ عشق بھی عرضی طلب ہوئی ہے میاں

ہم اپنے دل ہی کی آزردگی نہ کم کر پائے
یہ خلق ہم سے خفا بے سبب ہوئی ہے میاں

○

Marfat.com

یقین سے یادوں کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا

تم نے جو پھول مجھے رخصت ہوتے وقت دیا تھا
وہ نظم میں نے تمہاری یادوں کے ساتھ لفافے میں بند کر کے رکھ دی تھی
آج دنوں بعد بہت اکیلے میں اسے کھول کر دیکھا ہے
پھول کی نو پنکھڑیاں ہیں
(نظم کے نو مصرعے)
یادیں بھی کیسی عجیب ہوتی ہیں
پہلی پنکھڑی یاد دلاتی ہے اس لمحے کی جب میں نے
پہلی بار تمہیں بھری محفل میں اپنی طرف مسلسل تکتے ہوئے دیکھ لیا تھا
دوسری پنکھڑی ...... جب ہم پہلی بار ایک دوسرے کو کچھ کہے بغیر
بس یوں ہی جان بوجھ کر نظر بچاتے ہوئے ایک راہداری سے گزر گئے تھے

Marfat.com

پھر تیسری بار جب ہم اچانک ایک موڑ پر کہیں ملے
اور ہم نے بہت ساری باتیں کیں اور بہت سارے برس
ایک ساتھ، پل بھر میں گزار دیے
اور چوتھی بار .....
اب میں بھولنے لگا ہوں
بہت دنوں سے ٹھہری ہوئی اداسی کی وجہ سے شاید
کچھ لوگ کہتے ہیں اداسی تنہائی کی کوکھ سے جنم لیتی ہے
ممکن ہے ٹھیک کہتے ہوں
کچھ لوگ کہتے ہیں بہت تنہا رہنا بھی اداسی کا سبب بن جاتا ہے
ممکن ہے یہ بھی ٹھیک ہو
ممکن ہے تم آؤ تو بھولی ہوئی ساری باتیں پھر سے یاد آجائیں
ممکن ہے تم آؤ تو وہ باتیں بھی میں بھول چکا ہوں جو ابھی مجھے یاد ہیں
یادوں کے بارے میں اور اداسی کے بارے میں اور تنہائی کے بارے میں
کوئی بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی

○

Marfat.com

معیارِ شرف حلقۂ اربابِ ہُنر میں
ٹھہرا ہے تو بس حرف ہی ٹھہرا ہے نظر میں

مٹّی ہیں سو مٹّی ہی سے رکھتے ہیں سروکار
آتے نہیں خورشید مزاجوں کے اثر میں

گرنے بھی نہیں پاتے دعاؤں کو اُٹھے ہاتھ
کشتی کو کنارے نظر آتے ہیں بھنور میں

ہم بھی ہیں عجب لوگ سمجھتے بھی ہیں پھر بھی
بازار کے آشوب اٹھا لاتے ہیں گھر میں

Marfat.com

رسم و رہ آسودگیِ جاں کی ہُوا نذر
وہ جاں سے گزُر جانے کا سودا کہ تھا سر میں

اے راہ رو کچھ تو خبر دو کہ ہُوا کیا
خوابوں کا خزانہ بھی تو تھا زادِ سفر میں

○

جہانِ معلوم
۸۸

Marfat.com

یہ کیا کہ خاک ہوئے ہم جہاں وہیں کے نہیں
جو ہم یہاں کے نہیں ہیں تو پھر کہیں کے نہیں

وفا سرشت میں ہوتی تو سامنے آتی
وہ کیا فلک سے نبھائیں گے جو زمیں کے نہیں

ہوا کی گرم خرامی سے پڑ رہے ہیں بھنور
یہ پیچ و تاب کسی موجِ تہ نشیں کے نہیں

سُنا گیا ہے کہ اکثر قیام و ذکر و سجود
ہیں جس کے نام اُسی جان آفریں کے نہیں

Marfat.com

تمام عمر پھرے در بدر کہ گھر ہو جائے
گھروں میں رہنا بھی تقدیر میں انھیں کے نہیں

بکھر رہے ہیں جو آنسو بغیر منتِ دوست
وہ دامنوں کی امانت ہیں آستیں کے نہیں

○

Marfat.com

کچھ بھی نہیں کہیں نہیں خواب کے اختیار میں
رات گزار دی گئی صبح کے انتظار میں

بابِ عطا کے سامنے اہلِ کمال کا ہجوم
جن کو تھا سرکشی پہ ناز وُہ بھی اُسی قطار میں

جیسے فسادِ خُون سے جلد بدن پہ داغِ برص
دِل کی سیاہیاں بھی ہیں دامنِ داغدار میں

وقت کی ٹھوکروں میں ہے عقدہ کُشائیوں کو زعم
کیسی اُلجھ رہی ہے ڈور ناخنِ ہوشیار میں

Marfat.com

آئے گا آئے گا وہ دن ہو کے رہے گا سب حساب
وقت بھی انتظار میں خلق بھی انتظار میں

جیسی لگی تھی دل میں آگ ، ویسی غزل بنی نہیں
لفظ ٹھہر نہیں سکے درد کی تیز دھار میں

Marfat.com

نذرِ اقبالؒ

فکرِ بلند و ذوقِ تماشا کہاں سے لائیں
اقبالؒ جیسی زندہ تمنا کہاں سے لائیں

زندانیانِ شکوہ و ماتم کے روبرو
بانگِ درا کی وضع کا مژدہ کہاں سے لائیں

دنیا بدل رہی ہے زمانے کے ساتھ ساتھ
اب روز روز دیکھنے والا کہاں سے لائیں

زرخیزیِ ہنر بھی ہے مشروط نم کے ساتھ
دل سنگ ہوں تو شورشِ گریہ کہاں سے لائیں

Marfat.com

خوابِ گزشتگانِ محبت کے ذکر کا
لہجہ ہمیں بھی ہے پہ سلیقہ کہاں سے لائیں

اسلوب میں تمازتِ خورشید کیسے آئے
لہجے میں بے کناریِ صحرا کہاں سے لائیں

مخدوم مشترک ہیں مگر بزمِ خاص میں
ویسا مقام اُن کا سا رتبہ کہاں سے لائیں

اے شہرِ بے یقین کے موسم! جواب دے
فصلِ خزاں میں لالۂ تازہ کہاں سے لائیں

کہنے کو ہیں وراثتِ اقبالؒ کے امین
ہم کم نظر وہ دیدۂ بینا کہاں سے لائیں

○

جہانِ معلوم
Marfat.com

ملے گی دادِ فغاں کیا، ہمیں نہیں معلوم
کہیں گے اہلِ جہاں کیا، ہمیں نہیں معلوم

ہمیں تو بس یونہی جلنا ہے خاک ہونا ہے
چراغ کیا ہے دھواں کیا، ہمیں نہیں معلوم

ہمیں تو ایک ہی موسم ہے راس موسمِ درد
بہار کیا ہے خزاں کیا، ہمیں نہیں معلوم

بجا کہ حاصلِ حُسنِ کلام کچھ بھی نہیں
کریں گے سنگ و سناں کیا، ہمیں نہیں معلوم

Marfat.com

پسِ غُبار ہے کیا کچھ خبر نہیں ہم کو
عیاں ہے کون نہاں کیا ہمیں نہیں معلوم

وُہ جن کی تیغ بھی دامن بھی آستیں بھی ہے سرخ
وہیں سے ملے گی اماں کیا ہمیں نہیں معلوم

یہ عہد سنگ سرشتاں ہے اِس زمانے میں
جوازِ شیشہ گراں کیا ہمیں نہیں معلوم

○

Marfat.com

زمانہ خوش کہاں ہے سب سے بے نیاز کر کے بھی
چراغِ جاں کو نذرِ بادِ بے لحاظ کر کے بھی

غلام گردشوں میں ساری عمر کاٹ دی گئی
حصولِ جاہ کی روش پہ اعتراض کر کے بھی

خجل ہوئی ہیں قامتیں قیامتوں کے زعم میں
مذاق بن کے رہ گئی ہیں قد دراز کر کے بھی

بس اتنا ہو کہ شغلِ ناؤ نوش مستقل رہے
قلم کو سرنگوں کیا ہے سرفراز کر کے بھی

Marfat.com

کچھ اس طرح کے بھی چراغ شہرِ مصلحت میں تھے
سب بجھے پڑے ہیں خود ہوا سے ساز باز کر کے بھی

بس اک قدم کبھی پڑا تھا بے محل سو آج تک
میں در بدر ہوں اہتمامِ رخت و ساز کر کے بھی

Marfat.com

محاذِ خیبر پر جب فتح کا منظر کھلا تھا
نیا پرچم بعنوانِ مہ و اختر کھلا تھا

صف آرائی ہوئی تھی جب میانِ ظلمت و نور
بڑے تیور سے تیغِ تیز کا جوہر کھلا تھا

ہوا کس کس طرح برہم ہوئی تھی بادباں پر
بھنور کس کس طرح بپھرے تھے جب لنگر کھلا تھا

قیامت مرحلے طے کر کے پہنچے تھے یہاں تک
بہت قلعے گرے تھے تب کہیں اک در کھلا تھا

جہانِ معلوم ۹۹

Marfat.com

وہ جس کے حرف میں گم گشتہ صدیاں گونجتی تھیں
اُسی کی فکر سے اسرار کا دفتر کھُلا تھا

بہت واضح بہت روشن تھے خدّ و خالِ فردا
کسی کی آنکھ پر جب خوابِ جاں پرور کھُلا تھا

وہی منزل اُفق آفاق تک پھیلی ہوئی تھی
وہ جس کا ایک رستہ خواب کے اندر کھُلا تھا

○

Marfat.com

غالب کے دو مصرعے

ہمارے عندلیبِ گلشنِ نا آفریدہ کو
نوائے طائرانِ آشیاں گم کردہ آتی تھی
مگر ہم کو نہیں آتی
ہمیں آتا بھی کیا ہے
خبر کے اُس طرف کیا ہے
کبھی اُس پر نظر رکھنے کا فن ہم کو نہیں آیا
نظر کے زاویے کس طرح سے ترتیب پاتے ہیں
کہاں اور کس لیے ترتیب پاتے ہیں
کبھی اِن زاویوں کو معتبر رکھنے کا فن ہم کو نہیں آیا

Marfat.com

ہمیں بس خوئے ماتم راس آتی ہے
کوئی موج ہوائے تازہ کم کم راس آتی ہے
ہمارے عندلیبِ گلشنِ نا آفریدہ کو
نوائے طائران آشیاں گم کردہ آتی تھی
مگر ہم کو نہیں آتی

Marfat.com

یہ جو گرتی ہوئی دیوار سنبھالے ہوئے ہیں
خلق کہتی ہے اُسی گھر کے نکالے ہوئے ہیں

شہرِ جاں بخش ہمیں تُو تو حقارت سے نہ دیکھ
جیسے بھی ہیں تری آغوش کے پالے ہوئے ہیں

کوچہ گردی کی ہوس ہے نہ تمنّا نہ دماغ
پھر یہ کیا ہے کہ جو اَب پاؤں میں چھالے ہوئے ہیں

بارشیں جن کی امانت ہیں وہ بادل ہوں کہ ریت
سب کسی ایک سمندر کے اُچھالے ہوئے ہیں

پسپا ہوتے ہوئے لشکر کے سپاہی، مرے لفظ
بجھتے بجھتے بھی زمانے کو اُجالے ہوئے ہیں

Marfat.com

پہلے فرصت ہی کہاں تھی کہ تماشا کرتے
دل نے ضد کی ہے تو اب دیکھنے والے ہوئے ہیں

جن سے ہم دشت نوردوں کا بھرم قائم تھا
اب وہ چشمے بھی سمندر کے حوالے ہوئے ہیں

میرؔ و غالبؔ کی طرح شہر میں رُسوا ہوں گے
دونوں ہاتھوں سے جو دستار سنبھالے ہوئے ہیں

○

(جلیل عالی اور عرفان صدیقی کی زمین میں)

Marfat.com

کیا خزانہ تھا کہ چھوڑ آئے ہیں اغیار کے پاس
ایک بستی میں کسی شہرِ خوش آثار کے پاس

دِن نکلتا ہے تو لگتا ہے کہ جیسے سورج
صبحِ روشن کی امانت ہو شبِ تار کے پاس

دیکھیے کُھلتے ہیں کب نفس و آفاق کے بھید
ہم بھی جاتے تو ہیں اِک صاحبِ اسرار کے پاس

خلقتِ شہر کو مژدہ ہو کہ اِس عہد میں بھی
خواب محفوظ ہیں اِک دیدۂ بیدار کے پاس

Marfat.com

ہم وہ مجرم ہیں کہ آسودگیِ جاں کے عوض
رہن رکھ دیتے ہیں دل درہم و دینار کے پاس

کسی گم گشتہ مسافر کی دُعاؤں کا اثر
منزلیں گرد ہوئیں جادۂ ہموار کے پاس

دل کی قیمت پہ بھی اِک عہد نبھائے گئے ہم
عمر بھر بیٹھے رہے ایک ہی دیوار کے پاس

شہِ خوبانِ جہاں ایسی بھی عجلت کیا ہے
"خود بخود پہنچے ہے گُل گوشۂ دستار کے پاس"

Marfat.com

امانتِ نُورجن کے سینوں میں ہے وہ حرفِ یقیں لکھیں گے
ہماری تقدیر اور کوئی نہیں لکھے گا ہمیں لکھیں گے

لہو کے سب رنگ خواب بن کر ہماری آنکھوں میں جاگتے ہیں
سو جب بھی لکھیں گے اپنے خوابوں سے مختلف تو نہیں لکھیں گے

سُخن کے سب دلنواز لہجے کشید کر لیں گے کشتِ جاں سے
پھر اُن کو ترتیب تازہ دے کر قصیدۂ گل زمیں لکھیں گے

Marfat.com

سلامتی ہی سلامتی کی دُعائیں خلقِ خُدا کی خاطر
ہماری مٹّی پہ حرف آیا تو عہدِ فتحِ مبیں لکھیں گے

خلیل آتش نشیں کی میراث کا تسلسل نگاہ میں ہے
سو امتحاں سے گزرنے والوں پہ حرفِ صد آفریں لکھیں گے

○

Marfat.com

کچھ دیر پہلے نیند سے

میں جن کو چھوڑ آیا تھا شناسائی کی بستی کے وہ سارے راستے آواز دیتے ہیں
نہیں معلوم اب کس واسطے آواز دیتے ہیں
لہو میں خاک اڑتی ہے
بدن، خواہش بہ خواہش، ڈھے رہا ہے
اور نفس کی آمد و شد دل کی ناہمواریوں پر بین کرتی ہے
وہ سارے خواب ایک اک کر کے رخصت ہو چکے ہیں جن سے آنکھیں جاگتی تھیں
اور اُمّیدوں کے روزن شہرِ آیندہ میں کھُلتے تھے
بہت آہستہ آہستہ
اندھیرا دل میں، آنکھوں میں، لہو میں، بہتے بہتے جم گیا ہے
وقت جیسے تھم گیا ہے

Marfat.com

بس اب ایک اور شب ، ایک اور پل جب سارے رستے بند ہوں گے
وہ پل جب سارے بندھن ، کھڑکیاں ، آنگن ، اُمیدیں ، آرزوئیں ، رنگ سب ،
آہنگ سارے خاک کا پیوند ہوں گے
ادھر کچھ دن سے جانے کیوں اُسی پل کی اُسی ساعت کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں
بچھڑنے روٹھنے والوں کو پھر سے لوٹ آنے کی دہائی دے رہی ہیں
مگر اب کون آئے گا ، پلٹ کر کون آیا ہے جنھیں آنا تھا وہ تو آئے بھی اور
کب کے رخصت ہو چکے ہیں
میں سب کچھ جانتا بھی ہوں مگر پھر بھی
مری آنکھوں میں رستہ دیکھتے رہنے کی خُو اب بھی وہی ہے
تھکن سے چُور ہوں پھر بھی سفر کی آرزو اب بھی وہی ہے

○

Marfat.com

روشن دل والوں کے نام

دِل کی آنکھ سے خیر کے سارے روشن منظر دیکھنے والو!
حدِ نظر تک پھیلی ہوئی سب روشنیوں، سارے رنگوں کو
ہات سے چھو کر دیکھنے والو!
بستی بستی، گلشن گلشن، ہنستی ہوئی ساری ہریالی،
سب شادابی، دل کے اندر دیکھنے والو!
دل کے نور خزانوں کا ایک ایک چراغ جلائے رکھنا
امکانوں کے ہر کوچے میں، امیدوں کی ہر منڈیر پر
مستقبل کے ہر رستے میں، خواب کی جوت جگائے رکھنا

Marfat.com

جگنو، سورج، چاند، ستارے
جب تک روشن ہیں یہ سارے
ہم آواز دیے جائیں گے
تم آواز ملائے رکھنا

○

★ ستمبر میں نابینا افراد کے عالمی دن کے موقع پر

Marfat.com

جبینوں کو بصد تسلیم خم دیکھا گیا ہے
بہت نا مطمئن آنکھوں میں نم دیکھا گیا ہے

کہیں جائے نمازِ شکر پر آنسو کی اِک بوند
اِسی قطرے میں دجلہ یم بہ یم دیکھا گیا ہے

سب آشفتہ سروں کا ایک ہی نعرہ کہ ہم ہیں
ہم آوازوں کو دل کا ہم قدم دیکھا گیا ہے

بیاضِ خواب رفتہ کیا عجب ترتیب پا جائے
کتابِ جاں کا شیرازہ بہم دیکھا گیا ہے

Marfat.com

اُدھر اُس چاند تارے سے ذرا مشرق کی جانب
سُبک لگتا ہوا پرچمِ عَلم دیکھا گیا ہے

رفوئے زخمِ دیرینہ کی اک صورت تو نکلی
جدھر دیکھا نہیں تھا کم سے کم دیکھا گیا ہے

یہیں اک منزلِ دشوار و ناہموار کے بیچ
کہیں اک جادۂ بے پیچ و خم دیکھا گیا ہے

Marfat.com

مقامِ شکر کہ عنوانِ گفتگو ہوئے ہم
یہی بہار کے دن تھے کہ سرخرو ہوئے ہم

ابھی کہیں بھی نہیں تھے مگر کسی کی عطا
کسی کا فیض کہ عالم میں چارسُو ہوئے ہم

نویدِ نصرت و فتحِ مبیں جلو میں رہی
کچھ اِس یقین سے دشمن کے رُوبرو ہوئے ہم

اندھیری رات اُڑاتی رہی غبارِ سیاہ
دعائے نور کے سائے میں شعلہ رُو ہوئے ہم

Marfat.com

مثالِ سبزۂ نورستہ سربلند رہے
نہ سرنگوں کبھی ٹھہرے نہ بے نمو ہوئے ہم

کوئی تو بات ہم آشفتگاں میں ایسی تھی
کہ خاک ہو کے بھی معیارِ آبرو ہوئے ہم

بس ایک چشمِ خوش اقبال کی توجہ سے
نظر میں آئے نگہدارِ رنگ و بو ہوئے ہم

○

Marfat.com

سلامی

(چند مصرعے شہید عزیز بھٹی کے لیے)

سیاہیِ شبِ ظلمت میں اک لہو کی لکیر
کھنچی اور ایسی کہ اب تک ہے روشنی ہر سمت
قلم کہ جس نے قصیدوں سے انحراف کیا
یہ چاہتا ہے کہ اس خون کو سلامی دے
(جزائے خیر و خراجِ بلند بامی دے)
جو خاکِ پاک کی نسبت سے ارجمند ہُوا
مثالِ پرچمِ سرسبز سربلند ہُوا

Marfat.com

سوادِ نور کی سرحد پہ جاگتی ہوئی آنکھ
مرے شہید ترے جاوداں لہو کی جزا
مرے افق پہ مرے آفتاب روشن ہیں
بصد وقار و بصد آب و تاب روشن ہیں
مرا قلم، مرا دل، میرے خواب روشن ہیں

○

Marfat.com

جمال احسانی کی یاد میں

ہوا بغیر دیے کا گزارا تھوڑی ہے
مگر یہ بات دیے کو گوارا تھوڑی ہے

وہ جس کسی نے بھی لکھا ہے ایک زندہ لفظ
فنا کی زد پہ بھی آیا تو ہارا تھوڑی ہے

ہم اپنی دُھن میں چلے جا رہے ہیں خواب کے ساتھ
دگرنہ ہم کو کسی نے پکارا تھوڑی ہے

کچھ اہلِ دل سے ہے افتادگانِ خاک کا ذکر
پھر ان کے بعد یہ قصہ دوبارا تھوڑی ہے

Marfat.com

شکستِ قیمتِ دل پر ملال کیا کہ یہاں
خسارہ ہو بھی تو ایسا خسارہ تھوڑی ہے

جہاں کی ریت مسافر کو راستہ بھی نہ دے
کچھ اور ہے وہ کنارا، کنارا تھوڑی ہے

بکھرنا رات کو اور صبح کو بہم ہونا
"یہ جھگڑا صرف ہمارا تمھارا تھوڑی ہے"

جمالؔ! اب جو بہت یاد آرہے ہو تم
کمال اِس میں بھی پیارے ہمارا تھوڑی ہے

○

Marfat.com

حجرۂ جاں میں باغ کی جانب ایک نیا در باز کیا
ہم نے میرؔ سے روتابی کی بدعت کا آغاز کیا

خوابوں کی پسپائی کے چرچے گلی گلی تھے جب ہم نے
دِل کے ہات پہ بیعت کرلی دنیا کو ناراض کیا

جانے وہ کیسا موسم تھا جس نے بھری بہار کے بعد
اُس گل کو شادابی بخشی ہم کو دست دراز کیا

Marfat.com

زندہ لفظ کے مدّمقابل کیا اورنگ وطبل وعَلَم
سارے سحر بکھر جائیں گے جب ہم نے اعجاز کیا

درد کی لَے کا مدھم رکھنا عین ہنر تھا اور ہم نے
باغِ نوا کے خلوتیوں کو خلق کا ہم آواز کیا

○

Marfat.com

فارسی طغرا

اگر دانی کہ عالی خاندانم
نظر بر خاندانِ مصطفےٰ کُن
اگر گوئی کہ گشتم در بلائے
نظر بر کُشتگانِ کربلا کُن
بہ دنیا گر کسے پایندہ بُودے
ابوالقاسم محمدؐ زندہ بُودے

آزاد ترجمہ

اگر کچھ زعم ہے نام و نسب پر
علوئے خاندانِ مصطفےٰؐ دیکھ

Marfat.com

اگر رنج و مصیبت سے ہے دل چُور
تو سُوئے کُشتگان کربلا دیکھ
اگر ارض و سما پایندہ ہوتے
ابوالقاسم محمدؐ زندہ ہوتے

○

(پندرہ برس قبل ایک سانحہ پر یہ آزاد ترجمہ کیا گیا تھا)

Marfat.com

فغانِ کشمیر

بین سنتا ہے نہ فریاد و فغاں دیکھتا ہے
ظلم انصاف کے معیار کہاں دیکھتا ہے

جان جاتی ہے کہ رہتی ہے یہ دُنیا دیکھے
عشق کب مرحلہ سود و زیاں دیکھتا ہے

خون میں ڈوبے ہوئے سجدہ گزاروں کا دیار
کوئی دن اور کہ اک تازہ جہاں دیکھتا ہے

موسمِ جبر کی بنیاد میں پلتا ہوا خوف
سرفروشوں میں وہی عزمِ جواں دیکھتا ہے

Marfat.com

لوحِ امکاں پہ جو تحریر ہے اک خواب کا نقش
ہم نہ پڑھ پائیں جہانِ گزراں دیکھتا ہے

فتح و نصرت کی خبر خلقِ خدا سنتی ہے
جشنِ فردا کا سماں وقت رواں دیکھتا ہے

شاعرِ وادیِ لولاب کا یہ حلقہ بگوش
اسی وادی کی طرف شعلہ بجاں دیکھتا ہے

ترکش و تیغ نہ پیکان و سناں دیکھتا ہے
حرفِ حق جانبِ صاحب نظراں دیکھتا ہے

Marfat.com

شہر آشوب

اے شہرِ رسن بستہ !
کیا یہ تری منزل ہے ؟
کیا یہ ترا حاصل ہے ؟
یہ کون سا منظر ہے ؟
کچھ بھی تو نہیں کُھلتا
کیا تیرا مقدّر ہے ؟
تقدیرِ فصیلِ شہر..... کتبہ ہے کہ گلدستہ ؟
اے شہرِ رسن بستہ !!

Marfat.com

اب کوئی بھی خوابوں پر ایمان نہیں رکھتا
کس راہ پہ جانا ہے کس راہ نہیں جانا، پہچان نہیں رکھتا
شاعر ہو کہ صورت گر، باغوں کی چراغوں کی بستی کے سجانے کا سامان نہیں رکھتا
جس سمت نظر کیجیے آنکھوں میں در آتے ہیں اور خون رُلاتے ہیں
یادوں سے بھرے دامن، لاشوں سے بھرا رستہ!
اے شہرِ رسن بستہ!
مدت ہوئی لوگوں کو چُپ مار گئی جیسے
ٹھکرائی ہوئی خلقت جینے کی کشاکش میں جی ہار گئی جیسے
ہر سانس خجل ٹھہری، بے کار گئی جیسے
اب غم کی حکایت ہو یا لطف کی باتیں ہوں کوئی بھی نہیں روتا کوئی بھی نہیں ہنستا
اے شہرِ رسن بستہ!

○

Marfat.com

سہرا

کب سے سوچ رہا ہوں دُولہا دریا خاں ترا سہرا لکھوں
تیرا سہرا میں کیا لکھوں
ہوشو اور ہیمو نے تیرے سہرے لکھے
سرخ لہو سے
کتنے اجلے کتنے روشن سہرے لکھے
میں کیا لکھوں
پھر بھی اک وعدہ کرتا ہوں
اب کے جب بھی دھمال پڑی تو میں بھی تیرے ساتھ
رہوں گا
میں تیرا سہرا لکھوں گا
ساتھ جیوں گا
ساتھ مروں گا

○

جہانِ معلوم
۱۲۹

Marfat.com

○

بدگمانی میں کبھی گاہ خوش اندیشی میں
کٹ گئی عمر مراسم کی کمی بیشی میں
اور اک تازہ کتاب آئی نئے خواب کے ساتھ
اک چراغ اور جلا حجرۂ درویشی میں

○

Marfat.com

شورشِ خلق کو ہنگامۂ عامی نہ سمجھ
چُپ کو منجملۂ آدابِ سلامی نہ سمجھ

نعرہ زن ہے جو یہ صف بستہ غلاموں کی قطار
ان کو اپنے ستم و جور کا حامی نہ سمجھ

آئینہ خانۂ تشہیر کی سج دھج پہ نہ جا
سب تماشا ہے تماشے کو دوامی نہ سمجھ

حرفِ شیرین و دلآویز کو بے صرفہ نہ جان
سخنِ نرم کو تہذیب کی خامی نہ سمجھ

Marfat.com

منقلب ہوتا ہے دلِ انفس و آفاق سمیت
بندگی کو یکے از صنفِ غلامی نہ سمجھ

تیر و شمشیر کی شہ پا کے اُچھلتے ہوئے لوگ
یہ ہیں رسوائے زمانہ اِنھیں نامی نہ سمجھ

○

Marfat.com

نعت

بطرزِ مختلف اک نعت لکھنا چاہتا ہوں
میں ساری نعمتیں اک ساتھ لکھنا چاہتا ہوں

مرا معبود خود توفیق ارزانی کرے گا
میں وصفِ سرِ موجودات لکھنا چاہتا ہوں

حضورؐ اور محترم وابستگانِ شہرِ حکمت
میں اس بستی کے سب حالات لکھنا چاہتا ہوں

بہت برہم بہت ہی منتشر اوراقِ جاں پر
جہاں تک سانس ہے اثبات لکھنا چاہتا ہوں

Marfat.com

دل و دُنیا مجھے آواز دیتے ہیں بیک وقت
میں جب بھی صورتِ حالات لکھنا چاہتا ہوں

نہ تسخیرِ طلسم و اسم ہے موضوع میرا
نہ تفسیرِ صفات و ذات لکھنا چاہتا ہوں

نہ استدراک کی معیار بندی میرا منصب
نہ میں ترتیبِ استنباط لکھنا چاہتا ہوں

حضورِ سیّد و سردارؐ جو توقیر پا جائیں
وہی حرفِ شرف دن رات لکھنا چاہتا ہوں

○

Marfat.com

نعت

جو میں نہیں کر سکا مرے ہم قلم کریں گے
بصورتِ نعت استغاثہ رقم کریں گے

حضوری و حاضری کے آداب جانتے ہیں
درِ مطہرؐ پہ گفتگو کم سے کم کریں گے

میں کچھ کریموں کے بابِ نعمت سے منسلک ہوں
سو میں جہاں بھی رہوں گا مجھ پر کرم کریں گے

Marfat.com

وہ پاک مٹّی جو اُن کے قدموں سے مس ہوئی ہے
ندامتوں کے ہزار اشکوں سے نم کریں گے

خدا جو توفیق دے تو طیبہ کی ہر گلی میں
درودِ پیہم سے جسم و جاں تازہ دم کریں گے

○

Marfat.com

نعت

بلالؓ و بوذرؓ و سلمانؓ کے آقاؐ اُدھر بھی
بدل جاتی ہے جس سے دل کی دنیا وہ نظر بھی

میں بسم اللہ لکھ کے جب بھی لکھتا ہوں محمدؐ
قلم قرطاس پر آتے ہی جُھک جاتا ہے سر بھی

حرم سے مسجد الاقصیٰ اُدھر سدرہ سے آگے
مسافر بھی عجب تھا اور عجب تھی رہگزر بھی

محمدؐ کے خدا جب بھی کبھی مشکل کا وقت آئے
دُعا کو ہات اُٹھیں اور دعا میں ہو اثر بھی

جہانِ معلوم ۱۳۷

Marfat.com

بحقِ کفش بردارانِ دربارِ رسالتؐ
ثنا خوانوں میں شامل ہو گیا اک بے ہنر بھی

میں پہلے بھی مشرف ہو چکا ہوں حاضری سے
خدا چاہے تو یہ نعمت مِلے بارِ دگر بھی

Marfat.com

نعت

دلوں کے ساتھ جبینیں جو خم نہیں کرتے
وہ پاسِ مدحتِ خیرُ الاُمَم نہیں کرتے

دُعا بغیر، اجازت بغیر، اذن بغیر
ہم ایک لفظ سپردِ قلم نہیں کرتے

کتابِ حق نے جنھیں مصطفےٰؐ قرار دیا
جُز اُن کے اور کوئی ذکر ہم نہیں کرتے

کریم ایسے کہ انعام کرتے جاتے ہیں
جواد ایسے کہ نعمت کو کم نہیں کرتے

جہانِ معلوم
۱۳۹

Marfat.com

جو اُن کے جادۂ رحمت سے منحرف ہو جائیں
زمانے ان کو کبھی محترم نہیں کرتے

میسّر آتی ہے جن کو درُود کی توفیق
کسی بھی حال میں ہوں کوئی غم نہیں کرتے

نظر میں طائف و مکہ رہیں تو اُن کے غلام
جواب میں بھی ستم کے، ستم نہیں کرتے

○

جہانِ معلوم
۱۳۰

Marfat.com

نَصرٌ مِّنَ اللہ......!

مرے آقا نے فرمایا کہ لوگو!
سوالِ نور و ظلمت ہے تو آؤ
ہم اپنے انجم و مہتاب لائیں
تم اپنے انجم و مہتاب لاؤ
پھر اس کے بعد یہ دیکھیں کہ خطِّ نور کس کے امر کی تصدیق کرتا ہے
کسے حرفِ غلط گردانتا ہے اور کسے صدّیق کرتا ہے
وہی ہے وحشتِ ظلمات و ظلمت
نشانِ آگہی بے نور اندیشوں کی زد میں ہے
شمارِ منزل تجدید بابِ مستردیں ہے
بنام انجم و مہتاب اک غولِ بیابانی نے
ایسی خاک اڑائی ہے کہ سارا مطلعِ خیر و خبر دھندلا رہا ہے

Marfat.com

کہاں کی حُرمت اقدار و افکار
وجودِ خیر پر حرف آرہا ہے
غبارِ بے نہایت کا سماں ہے
" خداوندا ! تری نصرت کہاں ہے ؟ "

○

Marfat.com

اے زمینِ کربلا اے آسمانِ کربلا
تجھ کو یاد آتے تو ہوں گے رفتگانِ کربلا

کر رہے ہیں ذکر اُن کے حق کو پہچانے بغیر
سلسلے باطل کے اور زعمِ بیانِ کربلا

کچھ بریدہ بازوؤں والے نے لکھی ریت پر
کچھ کہانی کہہ گیا اک بے زبانِ کربلا

اپنے اپنے زاویے سے اپنے اپنے ڈھنگ سے
ایک عالم لکھ رہا ہے داستانِ کربلا

Marfat.com

مصحفِ ناطق تلاوت کر رہا تھا وقتِ عصر
سُن رہے تھے خاک پر آسودگانِ کربلا

ٹھوکروں میں ہے شکوہ و شوکتِ دربارِ شام
کوئی حُر کے دل سے پوچھے عِزّ و شانِ کربلا

استغاثے کی صدا آئی ہے اُٹھو افتخارؔ!
استغاثہ جس میں شامل ہے اذانِ کربلا

○

Marfat.com

جو دل کی امانت ہے وہ منظر مرا بچ جائے
میں جاں سے گزر جاؤں مگر گھر مرا بچ جائے

کیا دن تھے کہ ہر معرکۂ صبر کے باوصف
مانگی تھیں دعائیں کہ ستم گر مرا بچ جائے

اُس دن سے مَیں ڈرتا ہوں کہ جس دن سرِ مقتل
دستار سلامت نہ رہے سر مرا بچ جائے

Marfat.com

غیروں سے دادِ جور و جفا لی گئی تو کیا
گھر کو جلا کے خاک اُڑا دی گئی تو کیا

غارت گریِ شہر میں شامل ہے کون کون
یہ بات اہلِ شہر پہ کُھل بھی گئی تو کیا

اِک خواب ہی تو تھا جو فراموش ہو گیا
اِک یاد ہی تو تھی جو بُھلا دی گئی تو کیا

میثاقِ اعتبار میں تھی اِک وفا کی شرط
اِک شرط ہی تو تھی جو اٹھا دی گئی تو کیا

جہانِ معلوم
۱۳۶

Marfat.com

قانونِ باغبانیِ صحرا کی سرنوشت
لکھی گئی تو کیا جو نہ لکھی گئی تو کیا

اس قحط و انہدامِ روایت کے عہد میں
تالیفِ نسخہ ہائے وفا کی گئی تو کیا

جب میرؔ و میرزاؔ کے سخن رائیگاں گئے
اِک بے ہُنر کی بات نہ سمجھی گئی تو کیا

○

Marfat.com

کبھی سمندر پی جاتے تھے ایک سانس میں ہم
گئی رات تو اک کوزہ بھی دریا لگا ہمیں

Marfat.com

یہ کون چھوڑ گیا رات کے اندھیرے میں
شکست کھائے ہوئے دشمنوں کے گھیرے میں

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی

انتظاریہ

کچھ غزل اور افتخار عارف کے بارے میں

غزل ایک صنفِ سخن ہی نہیں بلکہ ہمارا پیرایۂ اظہار اور ثقافتی نسب نامہ بھی ہے۔ اس نسب نامے میں ہمارے ماضی، حال اور مستقبل کے امکانات اور شرف کے نشانات موجود ہیں۔ غزل نے ہمارے اظہار کے امکانات کی خبر ہمیں دی ہے۔ کوئی بھی صنفِ سخن ہو جب ہمیں اپنے امکانات کی خبر دیتی ہے تو غزل کے لہجے میں گفتگو کرتی ہے:

آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

جانے میں رسولوں کی دعا، آنے میں تاثیر
بن جانے میں تدبیر، بگڑ جانے میں تقدیر

جانے اُس زلف کی موہوم گھنی چھاؤں میں
ٹمٹماتا ہے وہ آویزہ ابھی تک کہ نہیں

کون ستارے چھو سکتا ہے راہ میں سانس اکھڑ جاتی ہے

جہان معلوم
۱۵۱

Marfat.com

اور جوش صاحب کی نظمیں تو غزل مسلسل ہیں۔ تو کیا میں نے غلط کہا کہ غزل ہمارا پیرایۂ اظہار اور لبِ گفتار ہے۔

برہنہ گفتاری اور برہنہ گوئی کے اس دور میں ایسے صاحبِ گفتار موجود ہیں جو اس جمال پردہ دار کے محرم اسرار ہیں جس کو غزل کہتے ہیں۔ غزل جو وقت کے غسلِ آتشیں کے ذریعہ سدا سہاگن بنی۔ اردو کے روایت شکن شاعر میراجی کے خیال کے مطابق ہماری تہذیب کی دو سدا سہاگنیں ہیں۔ ایک اردو غزل اور دوسری میری جی کا شہر دلّی۔ اُن منتخب برگزیدہ آوازوں میں افتخار عارف بھی شامل ہیں۔ ان کی غزل ہماری روایات کا احاطہ کرتی ہے، ان کے دور کا بھی اور ان کی ذات کا بھی۔ غزل کہنے، غزل کو سمجھنے کے لئے نہایت مہذب اور تہذیب یافتہ شخصیت کی ضرورت ہے۔ وہ شخصیت اور ذہن جو کائنات کی ہر شے میں زیریں لہر کی طرح موجود ربط اور رشتے کو سمجھ سکے، جسے یہ خبر ہو کہ:

لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرہ کا دل چیریں

غزل کی "بزم انجم" کا ہر ستارہ دوسرے سے الگ نظر آتا ہے لیکن ان کا ربطِ باہم فکر اور احساس کی بنیادوں پر قائم ہوتا ہے۔ ہر بڑے اور قابلِ توجہ غزل گو کی ایک فکری دنیا ہوتی ہے جس کو تربیت یافتہ قاری سمجھتا ہے۔ میر کی اِس کارگہ شیشہ گراں میں فرد کی فردیت اور کائنات سے اس کے تعلق کے شواہد نمایاں ہیں۔ آتش کے ہاں ایک ایسی روحانیت ہے جس میں حرکت بھی ہے اور جو زندگی کے تقاضوں سے نبرد آزما ہونے کی قوت انسان کے مرتبے کا اعلان ہے، غالب نے تمنائے

Marfat.com

دیدن اور تقاضائے چیدن کو بلند تر کر کے کائناتی سطح تک پہنچا دیا' یگانہ کی ہمت اور حوصلہ مندی نے نعروں کو بہت پیچھے چھوڑ کر غزل کو ایک نئے آہنگ کا امین بنایا اور اقبال کی غزل تو فراق کے الفاظ میں حیات و کائنات کا ایک ہمہ گیر اور کُل شناس آئینہ ہے۔

اِن سب اور کچھ دوسری آوازوں نے افتخار عارف کو آدابِ سخن سکھائے ہیں۔ اِس پر اضافہ کیجیے اُس فضا کا اور اُس ماحول کا جس میں افتخار عارف نے اپنے شعور کی آنکھیں کھولیں۔ انھوں نے لکھنوی تہذیب کی شامِ غریباں بھی دیکھی ہے اور عہدِ نو کی صبح بھی۔

اب اِس کے بعد صبح ہے اور صبحِ نو مجاز
مجھ پر ہے ختم شامِ غریبانِ لکھنؤ

اپنے نئے وطن میں جو اُن کی ارضِ موعودہ تھا' افتخار عارف کا برق سامان حافظہ اور عالمی مسائل کی معلومات کا دائرہ' ان کے تعارف کا وسیلہ ہے لیکن افتخار عارف معلومات کو علم میں بدلنے کے پروسس سے ایک لمحے کے لئے غافل نہیں رہے اور یہی علم اُن کی شاعری کی اساس بنا۔ شعر صرف معاملاتِ دل کا نام نہیں بلکہ یہ عرفانِ حیات اور تفہیم کائنات کے مرحلوں تک رسائی سے عبارت ہے' اور اِس مہم میں آدمی کو اپنے آپ کو اور الفاظ کو فتح کرنے کا ہنر سیکھنا پڑتا ہے۔ افتخار عارف نے لکھنؤ کی فضاؤں میں ماضی اور اپنے دور کی شاعرانہ آوازوں کو سنا' دیکھا اور سمجھا۔ یہ آوازیں اُن کی ذات کا عنصر بن گئیں اور ایک تازہ اور توانا قوت کے درجے پر فائز ہوئیں۔ اپنی نوعمری میں افتخار عارف یہ نکتہ سیکھ گئے کہ:

Marfat.com

بے محنتِ پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا

ہر چند کہ ایجادِ معانی ہے خداداد

تو اُن کی ذات کی توسیع ہوتی رہی ہے اُن کی آواز زندگی کے معمل میں نئے سانچوں میں ڈھلتی رہی یہاں تک کہ اُن کا لہجہ مخصوص شکل اختیار کر گیا۔ افتخار عارف کی طباعئ علم سے قوت حاصل کرتی رہی۔ الفاظ شناسی اور ترکیب تراشی کے مراحل اُن پر آسان ہوتے گئے۔ افتخار کے شعورِ نغمہ کو بھی اُن کے لہجے کی ترتیب وصورت گری میں بڑا دخل رہا ہے۔ اُن کے ہاں روایتی روانی کی جگہ ایک ٹھہراؤ ہے اور اُن کے اشعار پڑھتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ ایک قدرتی چشمہ اظہار کے راستے کے پتھروں سے ٹکراتا ہوا آگے بڑھ گیا ہے۔ افتخار عارف کی نحوی اور لسانی ترتیب وترکیب بھی ایک جداگانہ ذائقہ رکھتی ہے اور اُن کے لہجے کی منفرد خصوصیات کا منبع ہے۔ افتخار عارف کی منتخب بحروں میں ایک فن کارانہ ادھوراپن ہے۔ بات کہی بھی گئی اور کسی حد تک ناگفتہ بھی ہے۔ حضرت علیؑ کے الفاظ میں انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔ زبان سے مُراد الفاظ اور اُن کے معانی ہیں۔

یہ ایک نام افتخار عارف کی تمام کاوشوں اور اُن کی زندگی کی ہر جہت کو سمجھنے کے لئے ایک رمز ہے اور اس کی رمزکشائی اُن کے کلام کی تفہیم کے لیے ضروری ہے۔ یہ نام 'یہ اسم علی ہے۔ یہ اسم' ایک حرفِ باریاب بھی ہے۔ یہ اسم اُس شر رکا اشارہ ہے جو ہمارے رب نے ہماری خاک میں رکھا ہے اور جونانِ شعیر سے ادب اور زندگی دونوں کو آبرومند بناتا ہے۔

Marfat.com

افتخار عارف کی شاعری کا بنیادی موضوع رزقِ جلیل ہے۔ یہی رزقِ جلیل قربت خسروانہ میں بھی ہمیں مرنے نہیں دیتا بلکہ حیاتِ ابدی کا سراغ دیتا ہے۔ یہی رزقِ جلیل اور نانِ جویں ہمیں اُس مستقر تک پہنچاتی ہے جسے گھر کے علاوہ کسی دوسرے لفظ سے تعبیر نہیں کر سکتے۔ افتخار عارف کی شاعری کا موضوع رزقِ حلال اور وہ گوشۂ عافیت ہے جو مکان کو گھر بناتا ہے اور ان دونوں کا حصول ہمیشہ اُس منزل تک پہنچاتا ہے کہ موت ہمارے جسم کو چھوتی ہے مگر ہمارے وجود کے مرکز سے دور رہتی ہے۔

غزل کے رموز و علائم شاعری کو "بیان" بننے نہیں دیتے اور شعرا اپنے مرتبۂ عالی سے نیچے نہیں اُترتا۔ افتخار عارف کی علامتوں میں اُن کے موضوعات کو سمیٹنے کی قوت موجود ہے۔ علیؑ کی علامت کے مرکزیہ کے گرد اور کئی دائرے موجود ہیں۔ حسینؑ، کربلا، فرات، صبر، استقامت۔ کربلا ایک گزرا ہوا واقعہ نہیں بلکہ زندگی کا ایک مرحلۂ مستقل ہے۔ کربلا اُس قطرۂ خون کا نام ہے جو ہمیں مقتل تک لے جاتا ہے اور بارہا سید سلیمان ندوی یاد آ گئے:

هزار بار مجھے لے گیا ہے مقتل میں
وہ ایک قطرۂ خوں جو رگِ گلو میں ہے

غزل گو شاعر کا کمال اور فن یہی ہے کہ وہ اپنے بنیادی خیالات اور فکر کو جذبہ بنا دیتا ہے۔ جذبے کا یہی رنگ و آہنگ شعر کو فلسفے سے الگ اور ممتاز کرتا ہے کہ مجرد خیالات انسانی زندگی کی ہمہ گیری، گرمی اور گیرائی سے آشنا ہو جاتے ہیں۔ اِسی ہمہ گیری نے افتخار عارف کے اِس شعر کو ضرب المثل

Marfat.com

کے درجہ پر فائز کر دیا ہے۔

مرے خدا مجھے اتنا تو معتبر کر دے
میں جس مکان میں رہتا ہوں اُس کو گھر کر دے

کسی معاشرے کے عام عقائد اور تصورات کو شعر کے وسیلے سے ضرب المثل بنا دینا ایک آسان بات ہے۔ ذوق نے اسی بات کو درجہ کمال تک پہنچا دیا مگر افتخار عارف نے اپنے فکر کو یہ عمومیت عطا کر کے سخن وری کا حق ادا کیا ہے۔

افتخار عارف نے اپنے چاروں طرف پھیلے ہوئے اندازِ زیست کو اپنی غزل میں انسانی صورتِ حال بنا دیا ہے۔ ہم نے ادیبوں اور مشائخ کے اجتماعات میں بیشتر ہاتھوں کو کاسۂ طلب میں بدلتے دیکھا ہے۔ جب صورتِ حال یہ ہو تو کہاں کی غیرت اور کہاں کی عزتِ نفس:

ابھی اٹھا بھی نہیں تھا کسی کا دستِ کرم
کہ سارا شہر لیے کاسۂ طلب نکلا

اور انہی مناظرِ امروز میں کربلا کا استعارہ صداقتِ امروز بن کر ابھرتا ہے۔

صبح سویرے رن پڑنا ہے اور گھمسان کا رن
راتوں رات چلا جائے جس جس کو جانا ہے

اِن چند اشارات میں غزل کے آئینے میں افتخار عارف کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کاش حالات اور صحت اس کی اجازت دے کہ یہ اشارے غزل کی علامتوں کی حد سے بڑھ کر تنقید کی وضاحت بن سکیں۔

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی

انتظاریہ۔۲

افتخارِ عارف کی نعت

افتخار عارف نے اپنے حافظے اور علم و معلومات کے ذریعے اپنا تعارف کرایا اور پھر غزل کے اس دور میں اس کی غزل گوئی نے سماعتوں میں اپنی جگہ بنائی۔ اس کے اس شعر کو ضرب المثل کا درجہ حاصل ہوا:

مرے خدا مجھے اتنا تو معتبر کر دے
میں جس مکان میں رہتا ہوں اس کو گھر کر دے

اس کی یہ دعا بارگاہِ ایزدی میں جس طرح قبول ہوئی اس کا تصور بھی اس کے ذہن میں نہیں ہوگا۔ وہ کسی مکان، کسی نگر اور کسی دیار میں رہے، اللہ پاک نے مدینہ منورہ کو اس کی حقیقی شخصیت کا گھر بنا دیا ہے اور جب اس کے رب نے اسے یہ دولت عطا کر دی تو اسے خبر ہوئی اور بے اختیار دل سے آواز اُبھری:

عمر بھر ٹھوکریں کھاتا نہ پھروں شہر بہ شہر
ایک ہی شہر میں اور ایک ہی در پر رکھا

Marfat.com

اور اس شہر میں اسے مدحتِ شافعِ محشر ﷺ پر مقرر کیا گیا۔ آدمی کو چاکری ملے تو ایسی کہ شہنشاہ بھی رشک کریں۔

شعر کے بارے میں کئی نظریات، تصورات اور خیالات ہیں۔ مجھے ان میں تضاد نظر نہیں آتا بلکہ یہ ایک دوسرے کا تکملہ معلوم ہوتے ہیں۔ شاعری کی ایک ادا بے ساختہ پن ہے اور ایک شیوہ آراستگی ہے۔ شاعری سادگی بھی ہے اور مرصع ساز کا کام بھی۔ افتخار عارف کی شاعری اور بالخصوص نعت میں سارے رنگ موجود ہیں۔ بحریں ایسی کہ ان میں نغمگی لفظ بہ لفظ آگے بڑھتی ہے اور مصرع ختم کرنے کے بعد اس کی لہریں ذہن میں پھیلتی جاتی ہیں۔ لفظ ایسے جیسے عقیدت اور محبت مقامِ محمدی ﷺ کے باب میں سوچ رہے ہوں۔ فکر اور جذبہ کا ایسا امتزاج آج کے کم ہی نعت گو شاعروں کے ہاں نظر آئے گا۔ افتخار عارف کی ان نعتوں میں سرکارِ ختمی مرتبت ﷺ کی از ازل تا ابد وقت پر حاوی شخصیت اور رسالت کے پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اہلِ بیت اور محبانِ اہلِ بیت کی محبت کی شادابی بھی ہے۔

بعض لوگ جو کٹر مذہبی دکھائی دیتے ہیں، اندر سے دنیادار نکلتے ہیں اور بعض نظر بظاہر دنیا میں ڈوبے ہوئے لوگ حقیقی مذہبیت سے مالا مال ہوتے ہیں کہ ایسی مذہبیت حبِ رسول ﷺ سے عبارت ہوتی ہے۔

افتخار عارف کی نعتوں کے مطالعے سے میری بات آپ پر واضح ہو سکے گی۔

Marfat.com

افتخار عارف نے اپنے شعری ہنر کو جذبہ وفہم کی اس اکائی کے طور پر برتا ہے جو انفس و آفاق کی حقیقتوں اور گہرائیوں کے ادراک سے مرتب ہوتی ہے اور فکر و نظر کے وسیع تر دائرے قائم کرتی ہے۔ ان کے لہجے کا اعتماد اور آواز کا استحکام بھی ان کی انفرادیت کی دلیل ہے۔ وہ ان جدید شاعروں میں سے ہیں جن سے شاعری کا اعتبار قائم ہوتا ہے۔ افتخار عارف کا امتیازی وصف یہ ہے کہ وہ ایک ایسا اسلوب بنانے اور لحن پانے میں کامیاب رہے ہیں جس میں شاعر کا احساس ذات اس کے گرد و پیش کی فضا سے بے نیاز نہیں بلکہ اسی سے توانائی حاصل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ذات اور ان کا عہد ایک دوسرے کی پہچان بن گئے ہیں۔ شاعری میں یہ منصب کبھی کبھی اور کسی کسی ہی کو حاصل ہوتا ہے۔

مشفق خواجہ

یہ سالہا سال پہلے کی بات ہے کہ میرے گرد و پیش ایک پُر خیال وقوعہ ظہور میں آیا۔ وہ میری بچھڑی ہوئی تہذیب کا وقوعہ تھا، میری بچھڑی ہوئی تہذیب کا خُرسند ترین وقوعہ۔ اس کا نام تھا افتخار عارف۔ افتخار عارف ایک شگفت آور شخص ہے۔ اس نے زندگی کو سمجھا اور جو زندگی کو نہیں سمجھتا وہ مارا جاتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ اس زندگی کو خودکشی نہیں بنانا چاہتا۔ وہ برصغیر کی سب سے خیال انگیز، خیال آمیز اور ماجرا خیز شائستگی کا مظہر ہے......... میں تو کوئی بڑا شاعر نہیں ہوں۔ میرا بنیادی تعلق تو فلسفے سے ہے لیکن اگر مجھے اپنی پیڑھی کا کوئی قابل ذکر شاعر سمجھا جائے تو میں یہ کہوں گا کہ میری پیڑھی کے بعد کا سب سے نامدار شاعر افتخار عارف ہے۔ مجھ عاجز کا حاصلِ کلام یہ ہے کہ افتخار عارف اس دور کا نادر ترین شاعر ہے۔ اب رہے اور شاعر تو وہ تاریخ فن کا وقت ضائع کرتے ہیں اور کرتے رہے ہیں۔

جون ایلیاء

Marfat.com

The theme of suffering, suffering for a noble cause, suffering in the hope that a positive meaning will emerge, has been repeated throughout Islamic poetry for centuries ...... just as Husayn and his family suffered on the waterless battlefield. This theme runs through a large part of recent Urdu poetry, particularly that of Iftikhar Arif. He is modern in his use of language, but classical in the way he hides his burning concerns in allusions, symbols and metaphors ...... an art perfected by classical Persian and Urdu poets. It allows the poet to voice his deepest concerns, hopes and fears in a form that is not time-bound but valid for every time and expresses (as Ghalib once said) what is in everyone's soul.

Annemarie Schimmel

Though deeply rooted in the classical tradition of ghazal and the later nazm poetry, Iftikhar Arif's intellectual verse is too much of a child of our planet to belong to Urdu speaking readers only. The better the outer world comes to know his poetry, the more it will understand its miracle.

To me, Iftikhar Arif is not a rebellious poet. Being a philosopher and a sharp observer, he is preaching a stoic dignity of endurance as a protest. Sometimes this way is longer and harder than revolt.

Anna Suvorova

Rs 300/-